اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لوکونکرس آل

کیا یتیم ہونا اک بعد دعا ہے؟ کیا اک یتیم کی شادی کروانہ اک مصیبت ہے؟ عریشہ کی شادی تھی. اور اس شادی پر سب چہرے بیزارگی کے تاثرات سے بھرے ہوئے تھے. اریبہ اس کی چھوٹی بہن جو اک کونے میں بیٹھی اپنی بڑی بہن کی شادی میں شرکت کسی اجنبی کی طرح کر رہی تھی. بڑے بھائی کی آخری نشانی. چچا جان کو ان دونوں بہنوں سے بہت محبت تھی لیکن مجال ہے کے چچی نے اک دن بھی پیار سے ان دونوں سے بات کی ہو؟ اریبہ کا جہیز اسکی بہن عریشہ تھی. شادی کے فوراً بعد دلہا بھائی، بڑی بہن اور چھوٹی بہن لندن شفٹ ہو گئے. وہاں اریبہ نے اپنی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد جاب کر لی. بہت محنتی لڑکی تھی. اسے نرس بننے کا پاکستان میں ہی بڑا شوق تھا لیکن اپنی خواہش کا اظہار چچا اور چچی کے سامنے رکھنا ایسا تھا جیسے شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنے والی بات ہو اِس لیے یہ موقع اس نئے لندن میں پایا. اک اولڈ پیپل ہوم میں نرس کی نوکری اس کے لیے صرف اک نوکری ہی نہیں بلکہ دین کی خدمت بھی تھی. وہاں کے سب لوگ اریبہ سے بہت محبت کرتے اور بدلے میں وہ ان سب لوگوں میں اپنی نانا نانی دادا دادی کو ڈھونڈتی. اریبہ کو بہت تیز بخار تھا. وہ اتنی کمزور تھی کے وہ اٹھ کر باتھ روم تک جانے کے قابل نا تھی. بڑی مشکل سے اس نے فون اٹھایا اور

عریشہ کو اپنی بیماری کی خبر دی. عریشہ سب کام چور کر اریبہ کی طرف چلی گئی. اس نے رستے میں اپنی اک ڈاکٹر فرینڈ کو فون کیا اور اریبہ کی طرف چلنے کو کہا. اریبہ کو بہت تیز بخار تھا. کافی تیز دوا کھانے کے بعد اریبہ سارا دن سوتی رہی. فیصل، جو اریبہ کے ساتھ اسی ہوم میں کام کرتا تھا اسکی آج کے دن چھٹی تھی. وہ اپنی منگیتر فریال کو لے کر وہاں پہنچا. اریبہ کی حالت بہت خراب تھی. دوا کی وجہ سے اسے بہت نیند آتی

فیصل: آپی، میری بات سنیں ہم دونوں ادھر ہیں آپ جائیں. اسکول سے بچوں کو بھی لانا ہے بھائی کو بھی دیکھنا ہے آپ جائیں ہم دونوں ہیں ہم سنبھال لینگے

عریشہ: نہیں ان کو میں نے بتا دیا بچوں کو وہ اسکول سے لے آئینگے اور کھانا بھی آجائے گا. کوئی مسئلہ نہیں ہے. بس اسے اکیلا نہیں چور سکتی

افضل: کیا ہوا اسے؟

عریشہ: دیکھیں نا! کتنا تیز بخار ہے اسے. افضل، میں گھر نہیں

اُرْدُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لوکو نکرس آل

افضل کی امی: کیا ہوا؟

افضل: بخار

امی: بہت تیز ہے، عریشہ تم آرام سے ادھر رہو بچوں کو میں سنبھال لونگی. آؤ تم سب اریبہ کو آرام کرنے دو. اسی چکن کارن سوپ بنا کر پلاؤ

عریشہ: امی یہ جاگ بھی نہیں رہی

امی: بیٹا تو اسی جگاؤ ایسے سارا دن سوتی رہیگی پیٹ میں کچھ نہیں جائے گا تو دوا کیسے اثر کریگی؟

اریبہ: آپی...

عریشہ: جی میری جان

اریبہ: بھوک لگی ہے

آ رہی آپ بچوں کو دیکھ لینا پلیز

افضل: ہاں ہاں، کوئی بات نہیں میں نے امی کو فون کر دیا کچھ ہی دیر میں آتی ہونگی تم میری اور بچوں کی فکر نا کرو

افضل بھائی نے اریبہ کے ماتھے کو چھو کر دیکھا

افضل: اوچ!!! میرے خدایا کتنا ہے؟

عریشہ: 104

افضل: یا اللہ... اریبہ؟! چھوٹی؟؟... شی اِس سلیپنگ. لگتا ہے صبح تک نہیں اٹھنے والی. دوا کونسی دی ہے اسے... مر گئے !!! یہ تو بہت ہائی ہے

فیصل: جی بھائی، مگر کیا کریں بخار بھی تو ہائی ہے

فریال: آپ سب جائیے ہم ہیں یہاں پر. آپی پلیز پریشان نا ہوں، میں اور فیصل ہیں یہاں پر. آپ گھر جائیں

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

اریبہ کی بھی بہت عزت کرتے. عریشہ اِس مالی میں کافی

خوشکیسامت تھی لیکن اریبہ کی زندگی ابھی تک اندھیرے عریشہ: ہاں میں ابھی تمہاری لیے کچھ لاتی ہوں

میں گزر رہی تھی... شام ہو چکی تھی اور اریبہ کا بخار تھوڑا

بہت اُتَر تا ہوا نظر آ رہا تھا. 3 دن بعد اریبہ کی حالت میں افضل بھائی کی امی: چلو تم سب!! باہر چلو آرام کرنے دو

سدھر آنے لگا اور وہ اٹھ کر بیٹھ گئی. عریشہ نے شکر کا قالماح اسے. عریشہ بیٹا اِس کے لیے جلدی سے کچھ لاؤ... گڑیا؟! کیا

پڑھا . ہوا؟؟.. لو پھِر سو گئی

عریشہ: کتنی بار کہا ہے تم سے آئس کریم اتنی نا کھایا کرو... افضل: امی میں بچوں کو اسکول سے لے کر آتا ہوں

عجیب لڑکی ہو!! تمہیں کچھ ہو گیا تو میں کیا کروں گی تمھارے

بغیر؟ اریبہ کی طبیعت جب بھی خراب ہوتی تو عریشہ کے سسرال

والے بھی فکر کرتے. اریبہ کو بچپن سے ہی بہت تیز بخار ہوتا

اریبہ: آپی، بیچاری آئس کریم کو کیوں قصور دیتی ہیں آپ؟ تھا اور 1 ہفتے تک ڈاکٹر ہمیشہ آرام کرنے کو کہتا. اور اِس بار

میں ٹھیک ہوں بھی کسی یہ بخار اریبہ کے سر چڑھ کر بول رہا تھا. عریشہ اپنی

بہن کی یہ حالت برداشت نا کر پاتی اور جب تک وہ ٹھیک نا ہو

عریشہ: ٹھیک ہو؟ شکل دیکھو اپنی آئینہ میں جاتی وہ اس کے ساتھ چپکی رہتی. ظاہر ہے، ماں باپ کے

جانے کے بعد عریشہ اریبہ کے لیے ماں اور باپ سب کچھ

اریبہ: باجی تھی. چچا جان اپنی طرف سے تو پوری کوشش کرتے رہے

لیکن چچی کا خوف بھی تھا اسلئے یہ دونوں بہت برداشت کرتی

عریشہ: چُپ کر کے اپنا سینڈوچ ختم کرو پھِر دوا بھی لینی ہے تم رہی. عریشہ کو اللہ نے بڑی اچھی قسمت سے نوازا تھا. عریشہ

نے کے سسرال والے نا ہی صرف عریشہ سے محبت کرتے بلکہ

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

عریشہ: ہی ہی، سہی کہہ رہا ہے. ہم سب کو نچاتی ہو.

معمولی سا تو بخار تھا تمہیں   اریبہ: بچے کہاں ہیں؟

یہ کہتے ہوئے آپی نے فیصل کو دیکھ کر آنکھ ماری   عریشہ: گھر پہ. انہیں میں نے یہاں آنے سے منع کیا ہے.

تم ٹھیک ہو جاؤ پھر کو دلینا ان کے ساتھ

فیصل: آپی، یہ اتنی ڈرامے بعض ہے نا کے کیا بتاؤں. کبھی

ہوم آ کے دیکھنا کیسے اپنی دکھ بھری کہانی سنا کر ان بیچاروں کو   اریبہ: بچے دکھا دے پلیز

پریشان کرتی رہتی ہے. چاول جائے

عریشہ نے اپنا موبائل فون اٹھایا اور واٹس ایپ کی ویڈیو کال

اریبہ: ہاں تو جو فضول قسم کے جوک تم مرتے ہو   پر بچوں سے بات کروائی. عریشہ کے دو بچے تھے اک لڑکا اور

اک لڑکی دونوں 3 سال کے تھے اور جڑواں تھے. اریبہ کو

عریشہ: میرے جوکس سے تو وہ خوش ہوتے ہیں   یوں بیمار دیکھ کر دونوں کافی اداس ہو گئے

اریبہ میں ان بچوں کی جان بستی تھی. شام کو اریبہ نے اپنے

اریبہ: دفعہ ہو جا!!!   کمرے سے نکلنے کی ہمت کی اور اسی وقت فیصل بھی اریبہ

سے ملنے چلا گیا

فیصل: دفعہ مر تو!!!!

فیصل: ڈرامے بعض نا ہو تو!!!

عریشہ اور فیصل کی ہنسی نکل گئی. فیصل اور اریبہ تقریباً 5

سالوں سے اک ہی اولڈ پیپل ہوم میں کام کرتے تھے. اور   اریبہ: آپی! دیکھیں نا کیا بکواس کر رہا ہے

اسی طرح کی باتیں دوسرے کو مرتے مرتے ان دونوں کی

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لوکو نکرس آل

سنیں جی آپی کی ڈانٹ آپ سب بھی

عریشہ: میرا دِل کرتا ہے میں تمہارا خون پی جاؤں!!! کی نا تم میں نے تمہیں کتنی بار بولا ہے ہمارے ساتھ شفٹ ہو جاؤ میرے گھر کے پاس ہی تمہاری جاب ہے آرام سے آیا کرو لیکن تمہیں ٹرام اور بس کے ڈھکے کھانے میں بڑا مزہ آ تا. فضول لڑکی. سیونگ نام کا لفظ سنا ہے تم نے؟ اب تم مجھے یہ بولو گی کے جاب والوں نے کارڈ دیا ہے لیکن اس کے لیے وہ تمہاری سیلری اس کے پیسے بھی کاٹ تے ہیں. پتہ نہیں کس مٹی کی بنی ہوئی ہو میرا کوئی خیال نہیں تمہیں آئی گیس

اریبہ: آپی آپ میرا خون پیئیں، جو مرضی کرے ٹیسٹ کوئی خاص ڈفرنٹ نہیں ہو گا. اور رہی بات میرے اکیلے رہنے کی تو میرا نہیں خیال کے مجھے آپ لوگوں کو ڈسٹرب کرنا چاہیے. میں خوش ہوں. میں بچی نہیں ہوں آپی! اتنا وریڈ نا ہوا کریں .

عریشہ: وریڈ کی بچی!!! میں نے نہیں ہونا تو کیا پاروسیون نے ہونا ہے؟ اور بائے دے وے تم اتنی بڑی کب سے ہو گئی ہو کے تم اپنے فیصلہ خود لینے لگی. میری بات مانو میرے گھر چلو.

دوستی ہوگئی. فریال اک آفس میں مینجر کی نوکری کرتی تھی. اسکا بھی کچھ اسی طرح کا سینس آف ہیومر تھا. ان دونوں اک نمبر نے اریبہ کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑا. سائے کی طرح اس کے ساتھ رہتے. اور اریبہ اللہ سے اِس بات کا بے حد شکر کرتی کے اس نے اسے اریبہ کی صورت میں اک ماں جیسی بہن، فیصل اور فریال کی صورت میں اچھے دوست دیئے. کچھ دن گزر جانے کے بعد اریبہ واپس اپنی جاب پر چلی گئی. حسب عادت سب لوگ اسے دیکھ کر بے حد خوش ہوئے اور پریشانی کا ذکر کیا. اریبہ کے چند گھنٹے وہاں ہمیشہ سکون سے گزرتے لیکن گھر جاتے وقت اداسی اس کے پیچھے کسی بھوت کی طرح پیچھا کرتی. چھٹی کے وقت بارش بہت تیز ہو رہی تھی. جو لوگ لندن میں رہتے ہیں وہ اِس بات سے واقف ہونگے کے لودون کا موسم کسی وقت بھی تبدیل ہو سکتا ہے. ٹھنڈا موسم اور بارش کی بوندیں اریبہ کو بہت پسند تھی. بس میں بیٹھ کر وہ شیشے کو لگتے اک اک بوند کو بڑے غور سے دیکھ تی اور انہیں گنتی. اریبہ گھر کے اندر بھوک بھوک کرتی داخل ہوئی اور وہاں آپی پہلے سے کچن میں اسکا کھانا بنانے میں مصروف تھی. دونوں نے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا اریبہ نے کھانا کم اور آپی کی ڈانٹ زیادہ کھائی. اب آپ لوگ سوچ رہے ہونگے یہ اریبہ کو اتنی دانت کس خوشی میں مرتی ہے.

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

کچھ ہی دیر پہلے اریبہ اپنی بہن سے ضد کر رہی تھی کے وہ اکیلے رہنا چاہتی ہے. مگر اتنی ڈر کس بات کا؟ دروازے کے پیچھے سے اک خاتون کی آواز

مسز جون: اریبہ ؟؟! آر یو دیئر؟

اُف اچھا... پڑوسن تھی

اریبہ: یہ! آئی ایم ہیئر! وائے ڈڈ نوٹ یو کال می فرسٹ بفور کمنگ ؟

مسز جون: اوہ، آئی ایم سو سوری اٹس مائی مسٹیک. لسن آئی نیڈ یور ہیلپ. کین یو کم اوور ؟

اریبہ: اٹس ٹو رینی

مسز جون: پلیز مائی چائلڈ، فکس مائی کمپیوٹر!!!

اریبہ: اوکے اوکے آئی ایم کمنگ

وہاں نیچے والا روم ابھی تک خالی پڑا ہوا. تمہیں اگر اتنا شوق ہے نا تو اس روم کرایہ دیتی رہنا. پلیس یار. میں تجھے اِس طرح نہیں دیکھ سکتی

ویسے آپی ٹھیک کہتی ہیں. مگر اریبہ کو بھی اپنے ساتھ تجربہ کرنے کا بڑا شوق ہے. خیر... آپی کی ڈانٹ کھانے کے بعد اریبہ کا پیٹ بھر گیا اور عریشہ اپنے گھر چلی گئی. شام بہت گہری تھی اور بارش بھی بہت تیز ہو رہی تھی. اریبہ کو تو کچن میں جانے کا کوئی خاص شوق تو تھا نہیں لیکن اب سموسہ پکوڑے اور چائے کون بناتا؟ بڑی مصیبت سے میڈم کچن میں گئی اک آلو کاٹا اور اسکو بیسن میں گھول کر پکوڑے تلے. بنے بنائے سموسے تیل میں ڈالے اور 5 منٹ بعد نکل کر انہیں نوش فارمانی لگی اور چائے!؟! اُف.. پہلے پتی نکالو پانی ڈالو... اب دودھ ڈالو. اپنے شوق بھی یہ بہت مصیبت سے پورے کرتی تھی. خیر.. اتنی دیر میں دروازے پر گھنٹی بجی. فیصل کو فون ملایا تو پتہ چلا کے وہ دروازے پر نہیں ہے. بھائی اور عریشہ سے پوچھا تو وہ بچوں کے ساتھ بیٹھ کر کارٹون دیکھ رہے تھے. اریبہ کے پسینہ چوت نے لگے. اب گھر کی باتتیان تو آن تھی اسلئے باہر سے اپنی والے نے بھی دیکھ لیا ہو گا کے اریبہ گھر پر ہے. آپ لوگ یہ سوچ رہے ہونگے کے ابھی

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لوکو نکرس آل

جب وہ دونوں گھر کی طرف روانہ ہونے لگے تو سورج اور رینبو کی آمد ہوئی. اریبہ کو بڑا غصہ آیا

فیصل: موڈ کیوں خراب کرلیا؟ شکر ہے دھوپ نکلی ہے

اریبہ: جی نہیں... رات والا موسم زیادہ حَسِین تھا

فیصل: تیرا اوی دماغ نہیں چالدا. بارش کو کون پسند کرتا ہے؟؟

اریبہ: میں!!!

فیصل: چڑیل! اچھا سن میں تجھے گھر چور کر فوراً ایئرپورٹ کے لیے جارہاہوں. میرا کزن پاکستان سے آرہاہے، نومان

اریبہ: وہ، تمہاری خلا کا بیٹا؟!

فیصل: ہاں وہی، اوکے چڑیل تیرا گھر آ گیا. میں بعد میں ملتا ہوں. ابھی اسکو ایئرپورٹ سے لے کر گھر چور کر پھر میں نے فریال کو دفتر بھی لینے جاناہے. آج میرا اس کے ساتھ ڈنر کا

اریبہ فوراً اپنی چھتری لے کر مسز جون کی طرف چلی گئی. بارش بہت تیز تھی. چھتری کے باوجود وہ کافی بیگھ چکی تھی. کمپیوٹر فکس کرنے کے بعد جب وہ گھر واپس لوٹنے لگی تو مسز جون نے اسے روک لیا. بارش رکنے کے بعد اریبہ اپنے گھر چلی گئی. اف اتنی سردی... لندن کا موسم بھی بس بے وفاؤں کی طرح بدلتا رہتا ہے. اریبہ کو پاکستان کی گرمی تو بہت یاد آتی لیکن لندن کی تیز طرار بارش بھی اسکا دِل بہلائے رکھتی. اگلے دن بھی بارش کے بہت تیز امکان تھے. اسلئے چھتری کا ساتھ بھی ضروری تھا. اریبہ ویسے تو جاب پر بس پکڑ جاتی لیکن اِس موسم میں بس کا اب کون انتظار کرے؟! اس نے صبح صبح فیصل کو گھر سے جاب پر لے جانے کو بولا

فیصل: یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے؟ چڑیل تم نہ بھی کہتی تو میں گاڑی لے کے آنے والا تھا

اریبہ: تھینکس!! جلدی آؤ ٹائم نکلا جارہا ہے

فیصل: آئی ایم آلویز آن ٹائم

اریبہ اور فیصل کام پر پاحونچی. سارا دن کام کی تھکن کو لے کر

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

عریشہ: فضول لڑکی!! کچن کس نے صاف کرنا ہوتا ہے؟ میں اپنے گھر کا بھی کام کروں اور تمہارا بھی. یہ سستی کب چھوڑو گی؟؟

اریبہ: گھر جا کے کھانا کھا کر سو جائوں گی اور کیا پروگرام ہے. ویسی تم کیا کر رہی ہو آج؟

فیصل: تم بھی آ جاؤ شام کو ہمارے ساتھ

اریبہ: آپی آپکو تو معلوم ہے نا کے میں کتنی فضول ہوں. کھانا کھانا جانتی ہوں پکانا نہیں. اسلیئے میری پیاری آپی، آپ کر ڈو گی تو آپکو تو ثواب ملے گا. یتیم بچی کی خیدامت کر کے

اریبہ: نہیں یار، میں کہاں کباب میں ھڈی بنوں

عریشہ: یتیم ہونگے تیرے دشمن!!!

فیصل: نہیں یار ایسی کیا بات ہے. میں تو سوچ رہا ہوں کے نومی کو بھی ساتھ لے جاؤں ڈنر پر. اٹ اِس ناٹ آ ڈیٹ

اریبہ: میرے دشمن کبھی یتیم نہیں ہو سکت

اریبہ: پِھر بھی... آئی ایم گوئنگ. میر افریال کو سلام کہنا.!!

فیصل: اوکے بائے!!

یہ بات کہہ کر اور سن کر دونوں کی آنکھیں بھر آئی. کاش امی بائے ابو زندہ ہوتے. کاش دونوں کی عیش کی زندگی ہوتی. کاش چچا کے گھریوں ذلیل اور خوار نا ہونا پڑتا. عریشہ کو اریبہ کی فکر تھی. بہت فکر تھی لیکن اریبہ کو اِس سب چیزوں میں بہت مزہ آتا تھا اسلیئے وہ عریشہ کی ڈانٹ کو زیادہ دِل پر نہ لیتی. کھانا کھانے کے بعد اریبہ سونے چلی گئی اور عریشہ بچوں کو لینے اسکول. شام کو اریبہ نے ٹی وی دیکھ کر اپنا وقت ضائع کیا.

اریبہ نے جب دروازہ کھولا تو کچن میں آلو کے پراٹھوں کی خوشبو آ رہی تھی. اریبہ جان چکی تھی کے عریشہ آئی ہوئی ہے

ضائع اسلیئے کہہ رہی ہوں کیوں یہ لڑکی تو اتنے سست تھی کے

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

فریال اور اریبہ جب ریستاورنت میں داگھیل ہوئے تو سامنے کونی والی فیصل کی پسندیدہ ٹیبل پر وہ نومی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا. نومی کی نظر اریبہ پر تو بس... اریبہ کی دھیمی دھیمی مسکراہٹ نومی کا دِل لے بیٹھی. فیصل نے نومی کو نوٹ کر لیا اور اسے زاور کی ٹانگ ماری

فیصل: اوئے!!!... کدھر پا جی؟

نومی: کیا چیز ہے یار

فیصل: پا جی اے تیری!!

نومی: آئی نو!! بٹ پا جی دے نال جیری کڑی اے

فیصل: خبر دار!! شی اِس اریبہ

نومی: ہیں؟!! یہ وہ والی اریبہ ہے؟

فیصل: ہاں... کوئی ایسی ویسی حرکت نا کریو

بس... پاکستان میں تو چچی کا کام باغ باغ کر کیا کرتی تھی اور دن کے آخر میں ٹانگیں ٹوٹ کر چُور ہو جایا کرتی تھی لیکن جب سے میڈم لندن آئی ہے تب سے سستی کی ملکہ کہلاتی ہے. عجیب بات نہیں ہے؟ خیر. شام کے 8 بج رہے تھے اور اگلے دن ویسی بھی اریبہ کو چھٹی تھی. موبائل پر فیصل نے فون کیا. بہت ضد کرنے کے بعد اریبہ میڈم کو فریال لینے آئی. دونوں ریسٹورانٹ کی طرف روانہ ہوئی

اریبہ: فیصل کہاں ہے؟

فریال: اسے کوئی کام پر گیا تھا اسلئے میں آئی ہوں

اریبہ: وہ تو تمہیں لینے نہیں گیا تھا آج؟

فریال: ہاں گیا تھا اور ہم دونوں وہیں تھے لیکن اسے کوئی کام پر گیا تھا اسلئے مجھے تمہیں لینے کے لیے بیجھ دیا. کیوں میرا انا اچھا نہیں لگا تمہیں؟

اریبہ: ہاہا، نہیں یار، تھینک یو

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

. نومی بہت اچھی طرح سمجھ چکا تھا

اگلے دن صبح نومی کی آنکھ بہت دیر سے کھلی تھی. ظاہر سی بات ہے اک دن پہلے کالمبا سفر تیج کر کے گھر پا ہونچنا اور پھر شام کو ڈنر پر جانا. کافی تھکن محسوس ہو رہی تھی اور فیصل کام پر بھی جا چکا تھا. شام کو نومی نے شہر گھومنے کی ڈیمانڈ کی اور فیصل اسے شہر گھمانے لینے چلا گیا. وہاں لندن میں میلا لگا ہوا تھا. ایسے میلی وہاں روز لگتے ہیں. لندن میں رہنے والے سمجھ گئے ہونگے. پنجابی میوزک مہندی کے سٹال، کھانا پینا، کپڑے، سب کچھ. نومی نے ان کے بڑے میں کافی سنا تھا اور آج دیکھ بھی لیا. وہ دونوں بھائی اک ڈھبا سٹال پر بیٹھ کر سموسہ چاٹ انجوئے کر رہے تھے. باتوں باتوں میں اریبہ کا ذکر چیر گیا

نومی: یار یہ اریبہ... میرا مطلب ہے اِس کے مسئلے کا حل ابھی تک نہیں نکلا؟

فیصل: اِس کا مسئلہ حَل ہو چکا ہے لیکن اک اور مسئلہ ہے، جس کے بارے میں یہ مان نہیں رہی

نومی: کونسا؟

نومی شرم سے پانی پانی ہو گیا

فیصل: تجھے کیا ہوا؟

نومان: کچھ نہیں یار

اریبہ فریال فیصل اور نومی کافی دیر تک وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے رہے اور ڈنر نوش فرماتے رہے. اریبہ جب بھی فریال اور فیصل کے ساتھ کہیں باہر جاتی تو زیادہ تر خاموش رہتی. وہ خود کو ہمیشہ کباب میں ھڈی سمجھتی تھی. اور آج بھی خاموش... لیکن اِس خاموشی میں نومی بھی بھرپور ساتھ دے رہا تھا. فیصل سے ڈانٹ کھانے کے بعد پھر بھی اسکی نظر اریبہ سے ہٹ نہیں رہی تھی اور فیصل بار بار اسے تنگ مار رہا تھا کے کوئی حرکت نا کرے. نومی اپنی یونیورسٹی کا سب سے ہینڈسم لڑکا تھا. پاکستان میں بہت ساری اسکی فیمیل فرینڈز بھی تھی اور یہ عادت لندن آ کے اتنی جلدی جانے والی تو تھی نہیں. ویسے نومی کے بڑے میں یہ سب باتیں بدنام ضرور تھی لیکن ویسے وہ ہر عورت کی عزت کرنے والا بندہ تھا. اریبہ کے باری میں اسکی سوچ کچھ اور تھی. اریبہ خوبصورت کے ساتھ ساتھ خوبسیرت بھی تھی. اور یہ بات

اُرُدُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لوکونکرس آل

کمنٹس آتے ہیں تیری پک کے نیچے

نومی: ہاہاوہ تو بس

فیصل: یہاں توجو کام کے لیے آیا ہے ناتو وہی کر بیٹا! ادھر ایسی ویسی حرکت ناہی کری تو بہتر ہے

نومی: میں امی سے وعدہ کر کے آیا ہوں

فیصل: شکر ہے... کوئی توبات مانی تونے خالاح کی. ورنہ تیری اداتیں. توبہ

نومی: سچی یار، اب لائف کو س یوس لینے کو دِل کرتا ہے.
سوچ رہا ہوں کے فیس بک کا اکاؤنٹ بند کر دون

فیصل: ہاں اور نیا بنالوں

نومیں: کمینہ !!!

فیصل: چل اے!!! چائے پینی ہے؟

فیصل: اکیلی رہتی ہے. ہم سب اسی کافی دیر سے کہہ رہے ہیں کے عریشہ کے ساتھ شفٹ ہو جائے. لیکن یہ لڑکی بھی اپنی مرضی کی مالک ہے. جب یسیی کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو عریشہ ہی اِس کے پاس موجود ہوتی ہے. بخار کی بات ہی لے لو، جب چڑھتا ہے تو بہت برا چڑھتا ہے. اٹھنے کی ہمت نہیں ہوتی اسکی. عریشہ کے پاس چلی جائے گی سکون میں رہینگے سب

نومی: ہمم... سہی کہہ رہے ہو. کل رات کو میں نے اک بات نوٹ کی اسکی

فیصل: کیا؟

نومی: اسکی آنکھیں بہت اداس تھی

فیصل: توبڑا نوٹ کر رہا تھا اسے؟ ہاتھ ہولا ہی رکھی

نومی: یار!!! تو بھی نا!!!

فیصل: اور نہیں تو کیا؟! فیس بک پے جو جہاں کی لڑکیوں کے

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

رہی تھی اور نومی یہ نظارہ دروازی کے پیچھے کھڑا دیکھ رہا تھا.

اس کے بس میں نہیں تھا کے وہ اریبہ کے آنسوں روک پتہ. فیصل اسے ڈھونڈتا ہوا اس دروازی کے پاس جاپاحونچا. فیصل نومی کی اِس حرکت پر بہت حیران تھا. ہاں، جس مسکراتی ہوئی اریبہ پر کچھ دن پہلے نومی کو پیار آرہا تھا اسی اریبہ کے غم اپنے اندر سمیٹ لینے کی خواہش بھی تھی. نومی وہاں سے چلا گیا

اوئے نومی؟!! تجھے کہیں عشق تو نہیں ہو گیا؟!! سوچ لے، اریبہ تجھے ملنا بہت مشکل ہے

نومی اک بہت ہی اچھے دِل کا انسان تھا. عورت کی عزت کے ساتھ ساتھ انکی جذبات کی قدر خوب کرنا جانتا تھا اسلیے تو پاکستان میں اسکی بہت ساری ''فینس'' تھی. رات بہت گہری تھی اور سب لوگ اپنے گھر کی طرف جانے کی تیاری میں تھے. فیصل اور فریال کچھ وقت اکیلے گزارنا چاہتے تھے اور عریشہ کی گاڑی میں صرف اک سیٹ بچی جو اریبہ کے لیے ری زروڈ تھی. نومی... وہ بھی اریبہ کے ساتھ دو پل اکیلے گزارنا چاہتا تھا

نومی: نہیں، فانٹا پینا ہے

فریال کی سالگرہ بہت نزدیک تھی اور فیصل ہر سال کی طرح اسکی سالگرہ کی پارٹی پلان کرنے میں مصروف تھا. ہر سال کی طرح اس کے پاس ہمیشہ کی طرح اک سے بڑھ کر اک اچھی آئی ڈیاز موجود ہوتے تھے اور اِس سال ان دونوں کے پیرینٹس بھی اِس میں شامل تھے. فریال کی سالگرہ پر دونوں کے پیرینٹس نے دونوں کی شادی کی تاریخ کا اعلان کرنے کا فیصلہ کر لیا تو اِس بات کو لے کر سب بہت خوش تھے. نومی فیصل کو تنگ کرنے میں مگن تھا اور فریال سب کی دوایون لینے میں. اریبہ یہ نظارہ دیکھ کر خاموش تھی اور وہ وہاں سے چپکے سے نکلتی ہوئی نظر آئی. اس کے چہرے پر اک نقلی خوشی اور آنکھوں میں نمی دیکھ کر نومی یہ بات سمجھ گیا کے اریبہ اِس وقت بہت دُکھی اور تکلیف میں ہے. ویسے تو ہر سال اریبہ فریال کی سالگرہ بہت شوق سے مناتی لیکن آج کے دن اسکی نم آنکھیں بند ہونی کا نام ہی نہیں لے رہی تھی. نہ جانے کیا نومی کے دِل میں خیال اور وہ اریبہ کے پیچھے چلا گیا. لیکن اس کے پاس پہنچ سے پہلے عریشہ آپی وہاں پہنچ گئی تھی. اریبہ اپنی بڑی بہن کے گلے لگ کر پھُوٹ پھُوٹ کر رو

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لوکونکرس آل

سے روانہ ہو گیا. وہ گاڑی تو چلا رہا تھا لیکن اسکا دھیان کہیں اور تھا. اب اتنے اچھے فنکشن کے بعد صبح کون جلدی ناشتے کے لیے اُٹھے گا؟ نومی کی رات اریبہ کے بارے میں سوچتے ہوئے گزر گئی اور فیصل کی آنکھ تو خوشی کے مارے بند ہی نہیں ہو رہی تھی. فیصل کی ملاقات فریال سے ٹریننگ اسکول میں ہوئی تھی. اس سے پہلے فیصل نے فریال کو اک دن مسجد سے نکلتے ہوئے دیکھا تھا. فریال کی ساجدی اور مسکراہٹ اسکا دِل لے گئی. فریال اک بہت ہی اچھے اور شریف گھر کی بیٹی تھی. لیکن فیصل کے لیے اپنے گھر والوں کو فریال کے لیے منانا اتنا ہی آسان تھا. ان دونوں کی محبت کے بارے میں سب جانتے تھے. لیکن کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو نہ جانے کس قسم کی جاہلانہ باتیں انکی محبت کو لے کر بیٹھ جاتے تھے. فریال اور فیصل کی محبت بہت پاکیزہ تھی. حجاب میں لپٹی ہوئی فریال اور فیصل کا اسکی روپ پر مرنا. ان دونوں کو لوگوں کی کوئی پرواہ نہ تھی اسلئے کیوں انکی پاکیزہ محبت میں انکی ماں باپ کی بھی مرضی شامل تھی. فریال اک کامیاب لڑکی تھی اسنے بینک مینجمنٹ کا کورس کر رکھا تھا اور لندن کے سب سے بڑے بینک میں نوکری کرتی تھی. وہاں اسکی بہت عزت تھی خاص طور پر اسکا حجاب سب کو بھاتا تھا. فیصل اور فریال کے رشتے کو تقریباً 3 سال ہو چکے تھے اور اب یہ رشتہ ہمیشہ

نومی کے بچے!! عریشہ ایسی نہیں ہے، تو اسے جانے دے اسکی بہن کے ساتھ

نومی: ویسے میں بھی اسی رستے سے جا رہا ہوں آپ لوگ آرام سے اپنے گھر جائیں میں اریبہ کو چھوڑ دونگا

اریبہ نے بڑی حیرانگی سے نومی کی طرف دیکھا. فیصل سمجھ گیا. فیصل کے بہت انسسٹ کرنے پر اریبہ اور عریشہ بھی مان گئی. ان چند گھنٹوں میں نومی نے عریشہ کا دِل جیت لیا اسلئے وہ اریبہ کو نومی کے ساتھ بھیجنے پر جلد راضی ہو گئی. نومی کچھ زیادہ ہی آرام سے گاڑی چلا رہا تھا. پاکستان کی اور لندن کی ڈرائیونگ سیم تھی. رائٹ بیٹھنا اور لیفٹ گاڑی چلانا. رات گہری تھی اور نومی ساحاب کی ڈرائیونگ بھی بہت سلو تھی. اریبہ آدھی نیند میں جھول رہی تھی لیکن کسی کے ساتھ گاڑی میں ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ کر سو جانا اسے بار عجیب لگتا اسلئے بڑی مشکلوں سے اس نے اپنے آنکھیں کھلی رکھی کیوں کے فنکشن کے دوران اریبہ اور نومی کی کوئی خاص بات نہیں ہوئی تھی اسلئے نومی نے یہ پروگرام فوراً کینسل کر دیا. اریبہ جب گھر پہنچی تو نیند میں جھلتی ہوئی شکریہ کرتی ہوئی اپنے گھر چلی گئی. نومی نے گاڑی اسٹارٹ کی اور خاموشی

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکر س آل

عریشہ آپی نے فوراً گھر آنے کو کہا   کے لیے اک بندھن بن نے جا رہا تھا. فیصل کو فریال کے
اریبہ اور عریشہ کا موڈ بہت خوش گوار تھا. بچوں کے شور سے بارے میں ہر چیز کا خیال رہتا اور فریال بھی فیصل کا خوب
ماحول میں چار چاند لگ رہے تھے. اریبہ اور عریشہ خوب   ساتھ دیتی. رات بہت گہری اور باہر بارش کا موسم بن رہا تھا.
انجوئے کر رہے تھے اور باقی سب گھر والے بھی انکا ساتھ   ٹھنڈ بہت تھی اور درخت بھی اپنی دھن میں بج رہے تھے.
دے رہے تھے. اریبہ کچن میں برتن دونے میں مصروف   صبح تک پورا شہر گیلا ہو چکا تھا. ہر جگہ ہر کسی نے چھتری پکڑی
ہو گئی اور وہاں افضل بھائی کی امی بھی آ گئی. اریبہ اور آنٹی کی ہوئی تھی. بچے پانی میں چھلانگ لگاتی ہوئے نظر آ رہے تھے.
باتیں کبھی ختم ہونے کا نام نہیں لیتی تھی. رات ہو چکی تھی   کوئی جاکٹ میں لپٹا ہوا تیز قدم چلتا جا رہا تھا. کوئی بس میں
اور افضل کے امی ابو گھر کو لوٹنے لگے تھے. عریشہ اور اریبہ   بیٹھا بارش کی قطرے گنتا جا رہا تھا. کوئی صبح ناشتے کی ٹیبل پر
کی مستیاں کچن میں ابھی تک چل رہی تھی. اُدھر افضل بھائی گرم گرم کافی نوش فرما رہا تھا. اریبہ جب اٹھی تو اسنے کمرے
سیٹنگ روم ارو بچوں کے کمروں صفائی میں مگن تھے. یہ بات   کے پردے ھٹائے. اریبہ کا پسندیدہ موسم بارش کا موسان
بھائی کی بہت اچھی تھی. گھر میں کسی نا کسی طریقے سے وہ   تھا. اسلئے اس نے فوراً سموسوں اور پاکورون کا پروگرام بنایا
عریشہ کی ضرور مدت کرتے رہتے. مستی کرتے کرتے   لیکن صبح ناشتے میں یہ سب کون کھاتا ہے؟؟ چلو... اگر شام
دونوں میں اریبہ کی شادی کی بات چیر گئی   کو ایسا ہی موسم رہا تو سموسے تو لازم ہیں. پاکستان میں اریبہ
اور عریشہ چُپ چُپ کر یہ موسم انجوئے کیا کرتے تھے. کبھی
عریشہ: تیرے لیے اک رشتہ دیکھا ہے میں نے   اسکول کالج میں تو کبھی چچا جان کی چھت کے اس کمرے
میں. بس اتنا دھیان رکھنا پڑتا تھا کے کہیں سے چچی نا آ جائیں.
اریبہ نے جب یہ سنا تو وہ چونک کر گئی   ورنہ انجوائے منٹ کہاں رہتی تھی. اور اب جب سے دونوں
لندن آئی ہے کھلی عام بالکونی میں بیٹھ کر چائے اور گرم
عریشہ: لڑکا بہت اچھا ہے پڑھا لکھا ہے اور ان لوگوں کو   پاکورون سے لطف اندوس ہوتی رہتی. اریبہ کو یہ سب باتیں
شادی کے بعد تمہاری جاب کرنے سے بھی کوئی اعتراض   یاد آنے لگی اور اس نے عریشہ آپی کو اک میسج بھیجھا جواباً

اُرْدُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

سمجھتے تھے. انہوں نے بھی اریبہ سے اِس بارے میں بات کی نہیں ہے. میرا خیال ہے کے تمہیں اِس موالمی کو سنجیدہ لینا چاہیے

افضل: دیکھو گڑیا، تمہاری بہن تمہارا کبھی بھی برا نہیں چاہے گی. یا تو تم ہمارے پاس آجاؤ یا پھر گھر بسا لو. دیکھ، میں تو تجھے اِس طرح نہیں دیکھ سکتا حقیقت ہے جو. میری کوئی بہن نہیں ہے تو تو میری دوست بھی ہے بہن بھی ہے

اریبہ: آپ نے میری کہیں شادی تو نہیں پکی کر دی؟

عریشہ: نہیں ویسے ہی تمہاری بات کی ہے میں نے. بھلا تم سے پوچھے بنا کوئی کام کر سکتی ہوں؟

اریبہ یہ باتیں سن کر خاموش رہی. وہ ان سب کی خواہشوں کی قدر ضرور کرتی تھی لیکن اسکا دِل اگر کسی فیصلہ پر ٹھہر جائے تو عید نا ہو جائے سب کی؟

اریبہ: آپی، میں شادی نہیں کروں گی؟

عریشہ: کیوں جی؟ کب تک رہو گی یوں اکیلی؟

اریبہ: بھائی، میں جانتی ہوں لیکن... میں اتنے بڑا فیصلہ ابھی نہیں لے سکتی اور نہ ہی

اریبہ: مرتے دم تک

عریشہ: میرے یہ تیرے؟

افضل: ٹھیک ہے، جیسے تم چاہوں لیکن ہم تمہارے دشمن نہیں ہیں گڑیا

اریبہ: گڈ نائٹ

اریبہ خاموش رہی... افضل بھائی کو اندازہ ہو گیا کے دونوں بہنوں میں کوئی سنجیدہ گفتگو چل رہی تھی. رات کو افضل بھائی اریبہ کو گھر چھوڑنے چلے گئے. وہ عریشہ کی فکر مندی سے خوب واقف تھے اور ساتھ ہی وہ اریبہ کی کیفیت کو بھی

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

فیصل: کچھ تو ہوا ہے. وہاں کوئی بات ہوئی ہے؟

اریبہ: اک ہی بات ہے جو ہوتی رہتی ہیں

فیصل: ھم، اچھا شام کو میں تمہیں لینے آؤنگا پھر اِس بارے میں بات کرینگے. بائے

اریبہ ساری رات اِس بارے میں سوچتی رہی. کہہ تو سب لوگ ٹھیک رہے ہیں لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کے شادی جیسی چیز اسکی زندگی نہیں بدلنے والی. اگلے دن اریبہ کی شام کی شفٹ تھی تو صبح جلدی اٹھ کر اسنے شام کا کھانا بھی تیار کر لیا. بارش کا موسم ابھی تک عروج پر تھا. اریبہ نے اپنی چھتری پکڑی اور بس اسٹاپ کی اوڑھ اپنے قدم بڑھائے. جیسے ہی جاب پر پاحونچی تو فیصل کو اس وقت چھٹی ہو رہی تھی

اریبہ سارا دن کام پر اسی بارے میں سوچتی رہی. وہ آپی کی بات مان نا تو چاہتی تھی لیکن اس میں ہمت نام کی کوئی چیز نہیں تھی. شام کو چھٹی سے قبل آدھا گھنٹہ پہلے اریبہ کو فیصل کا پیغام آیا کے کسی وجہ سے وہ اسے لینے نہیں آسکے گا. اریبہ حسب عادت اپنی چھتری ہاتھ میں دبائے ہوئے بس اسٹاپ کی اوڑھ چلنے لگی. ٹھنڈی رات تھی شہر چمک رہا تھا لیکن پھر بھی سنسان تھا. کبھی 2 یہ 3 منٹ بعد کوئی گاڑی سڑک سے گزرتی ہوئی نظر آتی. بارش اور ہوا اتنی تیز تھے کے اریبہ سے چھتری سنبھال نی مشکل ہو رہی تھی. گھر پاحونچنے تک یہی حالت تھی اسکی. جیسے ہی اریبہ نے گھر کے دروازہ میں چابی گھمای تو وہ پہلے بار ہی کھل گیا؟ ہیں؟!! ویسے تو اریبہ گھر سے نکلتے وقت 3 بار تالا لگاتی تھی لیکن یہ دروازہ پہلی بار ہی

فیصل: کیسی ہو؟

اریبہ: ٹھیک ہوں... بہت تھکن ہو رہی ہیں ٹھیک سے سوئی بھی نہیں

فیصل: کیسا رہا کل؟

اریبہ: اچھا تھا

فیصل: کیا بات ہے؟ منہ کیوں لٹکا ہوا ہے؟

اریبہ: کوئی بات نہیں بس تھکن محسوس ہو رہی ہیں

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لوکو نکرس آل

محسن: ارے مجھے خدمت کا کچھ موقع دو. لو میرے ہاتھ سے کھاؤ. اک چمچ سے کھانے سے پیار برتا ہے جان

اریبہ: نہیں، میں خود کھالونگی تم جاؤ یہاں سے

محسن: میرے ہاتھ سے لو!!!

اریبہ نے غصے میں آکر محسن کے ہاتھ سے وہ چمچ گرادی.

محسن وہاں سے جانے تو لگا لیکن دوسرے پل میں اس نے اریبہ کے بال زور سے نوچنے شروع کر دیئے اور کہا

محسن: پیار سے سمجھا رہا سمجھتی نہیں ہے! کتنی ظالم ہے تو

یہ کہہ کر اس نے اریبہ کو زمین پر گرایا اور اس کے پاس بیٹھ کر کہنے لگا

محسن: ٹھیک ہے جیسی تمہاری مرضی میری جان! لیکن باہر ذرا دھیان سے نکلنا بہت جانور گھوم طے ہیں آج کل، کسی نے کاٹ لیا تو تکلیف تمہیں ہی ہو گی، اور میں تمہیں کسی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا

کھل گیا؟ شاید دوپہر کو گھر سے نکلتے وقت بھول گئی ہو گی.

جیسے ہی وہ گھر کے اندر داگھیل تو کچن سے کھانے کی خوشبی آ رہی تھی. اس نے سوچا کے شاید عریشہ آپی اس وقت گھر میں موجود ہو گی اور حسب عادت اس نے زور کا سلام کیا. لیکن یہ وقت تو بچوں کو سلانے کا ہوتا ہے اور بھائی افضل کی رات کی ٹیکسی کا کام تھا وہ کیسے آسکتی ہیں؟ اس نے دبی دبی پاؤں کچن کے اوڑھ بڑھائے. جیسے ہی وہ وہاں گئی وہ اس شخص کو دیکھ کر چونک کر گئی. اریبہ کے ماتھے پر پسینہ آنے لگے اور اس کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے. وہ شخص اسے دیکھ کر مسکرا دیا

محسن: ہیلو جان، کیسی ہو؟

اریبہ: تم یہاں کیا کر رہے ہو؟

محسن: تمھارے لیے کھانا گرم کر رہا ہوں، جاؤ فریش ہو جاؤ تھک گئی ہو گی نا تم؟

اریبہ: تم جاؤ یہاں سے میں خود کر لونگی

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لوکونکرس آل

اریبہ: نہیں بھائی میں نہیں جائوں گی! وہ پھر آگیا تو؟

افضل: گڑیامیں تمھارے ساتھ ہوں تمہیں گاڑی میں بٹھاکر لے کے جاؤنگا ایسے تھوڑی ناجاؤنگا. آجاؤ

اریبہ نے بھائی افضل کی بات مانی اور وہ ان کے ساتھ گھر چلی گئی. عریشہ نئے جب اریبہ کی یہ حالت دیکھی ساری بات سمجھ چکی تھی. اس نئے اپنی بہن کو ٹھنڈا پانی آفر کیا اور اپنے گلے سے لگالیا

عریشہ: اسی لیے میں کہتی تھی کے وہاں تمھارے لیے اکیلا رہنا خطرے سے باہر نہیں ہے. تم کسی کی سنو تو تب نا

افضل: یار کیوں ڈانٹ رہی ہو اسے؟ اریبہ، اک کام کرو تم فریش ہو جاؤ اور جا کر تھوڑا سا سو جاو ہم صبح اِس بارے میں بات کرینگے. کل جاب ہے تمہاری ہے؟

اریبہ: جی... کل یہیں سے چلی جانا بلکہ میں تمہیں خود چھوڑنے بھی جاؤنگا اور لینے بھی آؤنگا. تم اب سو جاؤ

اف!!! کتنا خوفناک پل تھا وہ. یہ کہہ کر وہ باہر چلا گیا. اریبہ کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا کے وہ کیا کرتی خود کو کچھ کرتی یا محسن کا پیچھا کرتی. تھوڑی دیر کے بعد اسنے عریشہ کو فون ملایا تو آپی کا فون بند جارہا تھا. فیصل کو کیا تو اسکا بھی فون اوف تھا. فریال شہر کے کیوں باہر تھی اسلئے وہاں سگنل کم ہونے کی وجہ سے اسکو بھی فون نہیں لگ رہا تھا. اف!!! پھر اس نئے آخری امید سے افضل کو کال کیا. شکر ہے!!! اتفاقاً اس وقت افضل بھائی اریبہ کے گھر کے قریب کی سواری کو اترنے آئے تھے. افضل بھائی فوراً وہاں پہنچے اور ساری کہانی معلوم کی

افضل: تو گھر فون کر لیتی گڑیا... اچھا اوکے سوری، پریشان نا ہو میں اریبہ کو کرتا ہوں فون

اریبہ: نہیں بھائی، ان کو فون نہ کرنا، وہ بچوں کو اِس وقت کہاں چور کر آئیں گی

افضل: امی کو کہہ دونگا تم پریشان نا ہو. بلکہ ایسا کرو تم میرے ساتھ گھر چلو. ابھی

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لوکونکرس آل

فریال: پارٹنر چاہیے؟ شادی کرلو

نومی: تم دونوں خاموش ہی رہو... چول لوگ. شادی تم لوگوں کی ہو رہی ہے اور جلان مجھے

اریبہ: پانی پی لو جلان ختم ہو جائے گی

نومی: اچھا جی؟ آپکو بڑی مستی چھائی ہوئی ہے

اریبہ: ہے ہے

فیصل: یار میں تیرے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں، کوئی منحوس بات نا کریو اِس کے سامنے.. تیرا کوئی بھروسہ بھی نہیں

اریبہ کی رات خوف میں گزری اور ظاہر سی بات ہے ارایشا بھی نہ سو پائی. صبح وہ کافی دیر سے اٹھی اسلئے عریشہ نئے اس کے جاب پر نہ آنے کی اطلاع کر دی اور اسے ڈاکٹر کے پس لے گئی. اریبہ کا جسم بری طرح سے کانپ رہا تھا. فیصل کو جب معلوم پڑا کے اریبہ جاب پر نہیں آئی تو چھٹی کے فوراً بعد وہ عریشہ گھر پہنچ گیا. سب لوگوں نئے مل کر یہ فیصلہ کیا کے اب اریبہ وہاں نہیں رہیگی. راتوں رات اریبہ کے وہاں رہنے کا انتظام بھی ہو گیا اور وہ مکان بھی خالی کر دیا گیا. اریبہ کو اب جاب پر لے جانا اور گھر لانا افضل بھائی کی ذمہ داری تھی

دن گزرتے گئے اور اریبہ واپس اپنی روٹین میں جینے لگی.

فیصل اور فریال کے شادی کے دن بھی نزدیک تھے. نومی کو اریبہ اچھی لگنے لگی اور اس نے سوچا کے کیوں نہ اریبہ سے دوستی کا ہاتھ بڑھایا جائے مگر وہ ڈرتا تھا. کس بات سے؟ آگے پتہ چلے گا

نومی: ہاں، میں تو تجھے لگتا ہی منحوس ہوں تو تو جیسا بڑا ابا برکت ہے

نومی: یار، مجھے اک پارٹنر چاہیے ڈانس کی لیے

اریبہ: مہندی کا کوئی ڈریسنگ تھیم نہیں رکھنا؟

فیصل: آئی آل ریڈی ہیو ون

اُرْدُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

نومی: وہ تو ریڈ میں بھی سجاتا ہے

عریشہ: یار کی کُڑیاں اعلی کلر چوز پہ کردے اوہ دلہالائی.
سمپل رکھو سفید شلوار کرتا اور کلر دوپٹہ

اریبہ: ہاں

نومی کی نظریں اریبہ کی چہرے سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی.

اریبہ کو بہت عجیب لگ رہا تھا لیکن اسنے اگنور کرنا مناسب سمجھا. سب نے بھوک کے نارے لگانے شروع کر دیئے.

اریبہ اور عریشہ کچن میں پیٹ پوجا کا انتظام کرنے گئی. نومی نے بھی انکا پیچھا کرتا ہوا نظر آیا. عین اس وقت عریشہ آپی کے دوانمول رتن میں لڑائی شروع ہو گئی. عریشہ ان دونوں کو چُپ کروانے میں مصروف ہو گئی. نومی نے چانس دیکھا اور اریبہ سے بات کی

نومی: آپکو کونسا گانا پسند ہے شادی والا؟

اریبہ: میں گانے نہیں سنتی

نومی: ہاں، گڈ آئیڈیا

اریبہ: گرین کیسا رہے گا؟

عریشہ: ھم ییلو کچھ

فریال: اورنج

اریبہ: ہیں؟! کیا اب؟

فریال: اورنج رکھو

اریبہ: دلہا دلہن کی ڈریسنگ کا کلر اور رکھتے ہیں نا

فریال: بول تو رہی ہوں اورنج !!

عریشہ: اورنج میں دلہا بھی سجاتا ہے کیا؟

نومی نے اریبہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

نومی: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟؟ لڑکیوں کو تو شادیون کا بہت شوق

اریبہ نے اِس بات کا جواب دینا مناسب نہیں سمجھا اور کھانا ہوتا ہے آئی مین مہندی ڈانس گانے مستی وغیرہ

لے کر باہر کی طرف جانے لگی. نومی کو اپنی غلطی کا بہت

احساس ہوا اور اس نے اپنے سر پر اک زور کا تھپڑ مارا اریبہ: لیکن مجھے یہ سب پسند نہیں

دحتھ تیرے کی!!! فیصل نے تو پہلے ہی بولا تھا کے پنگا نہ لینا. نومی: جھوٹی

! تو بعض آ جائے تو سب کی عید نہ ہو جائے؟

اریبہ نے بڑی حیرانگی سے اسکی طرف دیکھا

اریبہ باہر جا کر منہ پھلا کر بیٹھ گئی. فیصل نے جب اسکی شکل

دیکھی تو وہ سمجھ گیا. اتنی دیر میں وہاں نومی آ کے بیٹھا تو فیصل نومی: ابھی تو آپ باہر بیٹھ کر پلاننیج کر رہی تھی

نے اسے اتنی بری طرح غور کے دیکھا کے نومی وہاں سے دَر

کی مرے اٹھ کر چلا گیا مگر فیصل بھی اسکا باپ تھا! گیا اس کے اریبہ: آپ نے ٹھیک سے سنا نہیں؟؟ وہ کپڑوں کی پلاننگ

پیچھے تھی ناچ گانے کی نہیں

فیصل: پھینتی کھانی ہے؟ نومی: ہاں، ٹھیک ہے. ویسے مجھے اک پارٹنر چاہیے تھا

. . . نومی: آئی لو ہر اریبہ: فریال کا مشورہ اَزماں لیں

! فیصل: کیا؟ نومی: شادی میں 2 ہفتے رہ گئیں اتنی جلدی شادی کون کرے گا

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کونکرس آل

نومی: ہاں فیصل، میں چاہتا ہوں کے تو آپی سے میری بات چلا

فیصل: سیم ہیئر، اچھا چلو شادی کے بعد میں عریشہ آپی سے
بات کرونگا لیکن اتنی دیر میں تو عریشہ کا دِل جیت. کیوں کے
عریشہ بھی بہت سینسٹیو ہے. ویسے تو اسنے کہا کیا؟ فیصل: وہ تو ٹھیک ہے چلا دونگا لیکن تونے ایسا کیا بولا اریبہ کو
کے وہ اتنے غصے میں ہے

نومی: ڈانس پارٹنر بن نے کے لیے

نومی: میں تو بس...

فیصل: چلو جی... اِس بات پر تو اسکا منہ بن نا ہی تھا. اسے یہ
سب پسند نہیں ہے. وہ تو گانے تک نہیں سنتی. بڑی بورنگ فیصل: بس کیا؟
چوائس ہے تیری بھی، ہے ہے

نومی: کچھ نہیں شرارت کر رہا تھا اس کے ساتھ اِس لیے...

نومی: ہاں پتہ چل گیا ناراض ہو گئی

شادی کا ماحول بہت اچھا تھا. فیصل کی خوشی کا کہیں ٹھکانا نہیں فیصل: اوہو... یار وہ اِس طرح کی لڑکی نہیں ہے وہ اپنی بہن
تھا. فریال شرما تو رہی تھی لیکن اسکی شرم بھی کیا لا جواب کے علاوہ کسی کا مذاق برداشت نہیں کرتی میں بھی دھیان
تھی. اریبہ اور عریشہ اس شادی کی جان تھے. نومی کا دھیان سے اس کے ساتھ مذاق کرتا ہوں وہ بہت سینسٹیو ہے یار
شادی میں مستی کے علاوہ اریبہ پر بھی تھا لیکن اریبہ بھی
اسے اگنور کرنے میں ماہر تھی. نومی سارا وقت اس کے ساتھ نومی: جانتا ہوں، مگر اِس طرح کیسے رہیگی؟ میں جب اسے
نہیں بولا کیوں کے وہ یہ بیٹ جان چکا تھا کے اگر اسنے کچھ کہا خوش دیکھتا ہوں تو... میرے دِل میں اسے مزید خوشی دینے
. تو نومی کا تماشہ بن سکتا ہے کیوں کے اریبہ کی خواہش پیدا ہوتی ہے

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لوکونکرس آل

سینسٹیو ہونے کے ساتھ ساتھ تیز غصے کی بھی مالک تھی

شادی کے فوراً بعد فریال اور فیصل دونوں ہنی مون کے لیے نکل گئے. اور کچھ 2 ہفتے بعد لوٹنے کا اِرادہ رکھتے تھے. نومی بھی اپنے کام میں مصروف ہو گیا. اریبہ اور عریشہ کی پرانی روٹین شروع ہو گئی. نومی اکثر عریشہ کے گھر چکر لگاتا تا. افضل بھائی کے ساتھ کافی دوستی ہو گئی تھی اسکی لیکن اریبہ کو یوں نومی کا بار بار آنا پسند نہ آتا لیکن وہ کیوں خود اس گھر میں اک ’ ’مہمان‘ بن کے رہ رہی تھی اسلئے اسنے کبھی عریشہ آپی سے شکایت نہیں کی. مگر عریشہ آپی اریبہ کے تاثرات دیکھ کر سمجھ جاتی تھی. اک دن بہت تیز بارش ہو رہی تھی اور دونوں بہنے بارش کو انجوئے کرتے ہوئے سموسوں اور چھائی سے لطف اندوت ہو رہی تھی. عریشہ آپی نے اریبہ سے بات کی

عریشہ: یار بہت مزے کا موسم ہے

اریبہ: جی آپی، ویسے بھی خزاں کا موسم شروع ہو گیا ہے اور ہے بھی بارشوں کا موسم

عریشہ: میں سوچ رہی تھی کے نومی کو بھی بلالیتے. کچھ شغل ہی ہو جاتا

اریبہ نومی کا نام سن کر خاموش رہی بلکہ... عریشہ اسے دیکھ کر ہنس پڑی

عریشہ: کیوں؟ میرے بچوں کا کیا قصور ہے بھائی کا کیا قصور ہے؟ اِس سے اچھا آپ آنٹی کو بلالیتی

اریبہ: ہمم، مگر وہ تو پاکستان گئی ہوئی ہے بچوں کا تو تمہیں پتہ ہے، اور تمھارے بھائی؟ وہ کام میں مصروف

اریبہ: آپی، کیا میں اتنی بورنگ؟

عریشہ: نہیں، کس نے کہا؟

اریبہ: میں کونسا کوئی مزے کرواتی ہوں

عریشہ: ہاہاہا، ایسی بات نہیں ہے میری جان. میں تو ویسے ہی بول رہی تھی. اصل میں وہ یہاں اکیلا ہے ویسے بھی آج کل فیصل اور فریال بھی گئے ہوئے ہیں. بور ہوتا ہو گا بچارہ. اک بات بتا

اُرْدُو کہانی محبت کی طلب

تحریر:لو کو نکرس آل

اریبہ: میں ٹھیک ہوں

اریبہ: جی

عریشہ: میں کافی دیر سے نوٹ کر رہی ہوں کے تمہیں کچھ

زیادہ ہی تکلیف ہوتی ہے نومی سے . اور میں نے کئی بار تمہیں عریشہ: نومی تجھے کیسا لگا؟

اس کے ساتھ روڈ ہوتے ہوئے بھی دیکھا ہے

اریبہ نے جیسے ہی چائے کی چسکی لی وہ کچھ زیادہ ہی گلے میں

عریشہ: جب بھی وہ یہاں آتا ہے تمہارا منہ کیوں پھول جاتا اٹک گئی

ہے ؟؟ آخر تمہارا مسئلہ کیا ہے ؟

’’ نومی کیسا لگا... دماغ خراب ہے آاپی کا؟ زہر لگتا ہے ‘‘

اریبہ: کوئی نہیں آپی، آپکا گھر ہے جو کوئی آئے جب مرضی

آئے. عریشہ: ہمم عریشہ: اوئے لڑکی آرام سے پیو تمھارے پیچھے کوئی پولیس

لگی ہوئی ہے ؟

عریشہ چائے کا سامان اٹھا کر وہاں سے چلی گئی. اریبہ کو آپی اب اریبہ کو کھانسی نہ لگتی تو اور کیا ہوتا؟ نومی کا نام سن کے تو

کے غصے سے ڈر تو لگتا تھا لیکن نومی کی اتنی سائڈ کیوں لے گئی اسکا خون گھولتا لیکن عریشہ آپی بھی کمال کا غصہ کرتی تھیع

باجی ؟ اریبہ آہستہ احیاتا کچن کی طرف گئی اور آپی کو پیچھے

سے گلے لگا لیا. عریشہ اپی کا غصہ اس وقت تھوڑا ٹھنڈا تو ہو گیا ریشہ: اب ٹھیک ہو؟ یا تمہیں ٹھیک کروں میں ؟

لیکن

اوہ خیر... آپی کی آواز

اریبہ: آپی، میری پیاری آپی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کے

اُرْدُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

عریشہ: میں صرف اتنا جانتی ہوں کے میں تجھے خوش دیکھنا چاہتی ہوں. کوئی بھی تجھ سے ہنس کے بات کرلے تو ہنس کے جواب دے دیا کر. اور نومی تو ویسا ہے میرے لیے جیسا کے فیصل ہے

اریبہ: لیکن میرے لیے وہ فیصل کی طرح نہیں ہوسکتا

عریشہ: تو نہ ہو! لیکن تو کم سے کم اپنی لائن تو ٹھیک رکھ. اب میں نے دیکھا تجھے کسی کے ساتھ بھی روڈ ہوتے ہوئے تو پھر دیکھ لینا

اریبہ: آپی

عریشہ: چل برتن دھو!! میں کھانے کی تیاری کروں تمھارے بھائی آنے والے ہیں

اُف توبہ ہے!!! یہ آپی کو ہو کیا گیا؟ کیا جادو کر دیا اس نومی نے آپی پر؟ اسے تو میں دیکھ لونگی

اگلے دن لنچ پر اریبہ کا موڈ کافی اوف تھا اسلئے نہیں کے آپی کچھ دیر پہلے اریبہ کی کلاس لی تھی وہ اسلئے کیوں میڈم دماغ

وہ یہاں آئے. آپ تو جانتی ہیں کے میں فیصل اور فریال کے علاوہ کسی سے ملنا پسند نہیں کرتی. آپ ناراض نہ ہوں پلیز. اچھا، میں اسے کال کرکے بلا لیتی ہوں پھر چائے پیتے ہیں

عریشہ: وہ آج بہت مصروف ہے. لیکن مجھے تم بتاؤ شادی کے دوران بھی وہ جب تمھارے ساتھ بات کرنے کی کوشش کرتا تھا تو تم ایسے کرتی تھی جیسے... کچھ ہوا ہے کیا تم دونوں کے بیچ؟؟ دیکھ اریبہ اس کی برائی نہ کرنا، وہ بہت اچھا لڑکا ہے. اریبہ: آپی، میری اس کے ساتھ بات نہیں ہوتی پھر میں کیسے روڈ ہوئی

اریبہ: ہاں تو میں کب کہہ رہی ہوں کے وہ برا لڑکا ہے

جھوٹی...

عریشہ: سمتھنگ اِس رونگ، نو ٹیل میں واٹ اِس اٹ؟

اریبہ نے لمبا سانس لیا اور وہ والی بات بتائی. کونسی؟ آر وہی ڈانس پارٹنر والی. عریشہ آپی نے جب یہ سنا تو انہوں نے سے زور کا قہقہ لگایا. اریبہ عریشہ آپی کی شکل دیکھتی رہ گئی

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

لیکن وہ سایہ اسے کھینچ کر کسی کونے میں لے گیا. فیصل کے دیکھتے دیکھتے اریبہ وہاں سے غائب ہوگئی

فیصل: اوہ شٹ!... ہیلو نومی؟ کہاں ہے بے؟ اریبہ کڈنیپ ہوگئی ہے میں نے اسے خود دیکھا! جلدی آ

نومی کا دفتر وہی کہیں پاس میں تھا اور اتفاق سے نومی کو بھی اسی وقت چھٹی ہوگئی تھی. وہ سایہ کسی اور کا نہیں بلکہ اس منحوس محسن کا تھا. بہت گندی بادبودار جگہ پر وہ اریبہ کو گھسیٹتا ہوا لگایا. سارے شہر کا گند وہیں جمع تھا

محسن: کہاں جارہی ہو؟ آؤ میں تمہیں گھر چھوڑ دیتا ہوں جان

اریبہ نے چیخنا چاہا لیکن اس نے اسکا منہ مزبوتی سے بند کر رکھا تھا. اریبہ نے ہاتھ پاؤں مارنے کی ناکام کوشش کی. وہاں اک کونے میں اک پرانا پھٹا ہوا گدا اچھا ہوا تھا جو کافی بادبودار بھی تھا .

اریبہ: بس کر دو!! میری جان چھوڑ دو

میں اعلی معیار کی الفاظ جمع کر آہی تھی جو وہ نومی کے منہ پر مرنے والی تھی. اس کا تو آج خیر نہیں. آج تک آپی نے کسی غیر کے لیے اریبہ کو کبھی نہیں ڈانٹا. یہ نومی ہے کیا چیز؟

اچھا... دیکھ لیتے ہیں. اریبہ خاموشی سے جا کر افضل بھائی کی گاڑی میں بیٹھ کر جاب پر چلی گئی. وہاں فیصل اپنے ہنی مون سے واپس لوٹ چکا تھا. اریبہ کے موڈ بہت اوف تھا اور آج کے دن تو فیصل سے بھی بات نہیں کرنا چاہتی تھی. ظاہر ہے نومی اسکا کزن ہے اور... وٹ ایور! شام کی ڈیوٹی تھی اور چھٹی کا وقت تھا. فیصل نے اریبہ کو گھر چھوڑنے کو کافی بولا لیکن اسکا غصہ کیا کم ہونا تھا. چلی گئی. افضل بھائی کو سواری کی وجہ سے دیر ہوگئی تھی جس کی وجہ سے وہ آنہ سکے. اریبہ نے ضد کی اور گھر کی طرف اکیلے چلنے لگی. فیصل اِس کے باوجود آہستہ آہستہ اپنی کار کو لیکر اسکا پیچھا کرتا رہا

اریبہ کے قدم آہستہ آہستہ گھر کی طرف جارہے تھے لیکن اسکے قدموں کی آواز کچھ عجیب سی تھی، ویسی نہیں تھی جیسی اس کے قدموں میں ہوتی ہے. اس میں کچھ ملاوٹ سی محسوس ہو رہی تھی. اریبہ کے قدم تیز ہونے لگے اور وہ ملاوٹ بھی. اک لیمپ کے پاس سے جب گزری تو اس نے اپنے پیچھے اک سائے کو دیکھا اریبہ نے بھاگنی کی کوشش کی

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

لگ کر بہت رویا اور اِس بات سے اندر کھڑے سب افراد انجان تھے۔ اریبہ گھر آچکی تھی۔ جسم تو اسکا سالامت تھا لیکن اسکی اندر کی طور پھور سب کو دکھائی دے رہی تھی۔

عریشہ آپی بہت پریشان تھی۔ پولیس والوں نے گھر کے سو چکر کاٹے اور ساری داستاں انہیں بتائی اور محسن کی خلاف کیس چل پڑا۔ عریشہ کا کیس بہت اسٹرونگ تھا اسلئے محسن کو جلد جیل ہونے کے امکان بھی تھے۔ اک دن سرد موسم میں باکونلی میں بیٹھی کمبل سے لپٹی کچھ گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔ عریشہ نے اسے اِس حالت میں دیکھا تو اس پر برس پری

محسن: ایسے کیسے چھوڑ دوں؟ اب کونسا نیا پنچھی جال میں پھاسایا ہے؟ وہ نومی؟ بات سن لڑکی! اگر میں نے تجھے اس کے یا فیصل کے آس پاس دیکھا تو دیکھ لینا

فیصل: اور اگر ہم نے تجھے آج کے بعد اریبہ کے پاس مندراتے ہوئے دیکھا تو دیکھ لینا

محسن: آگئے تمھارے عاشق

نومی: کمینہ

عریشہ: تمہارا دماغ کہیں سییر پر تو نہیں چلا گیا؟ اک تو اتنی سخت سردی ہے برف پڑنے والی ہے اوپر سے میڈم یہاں بیٹھی ہوئی سردی میں۔ اک تو پہلے سے طبیعت خراب ہے اوپر سے میڈم نے ایکشن ضرور مرنا ہے! چل اندر

افضل: کیا ہو گیا ہے عریشہ، یہ بات تم اسے آرام سے بھی کر سکتی ہو کے نہیں؟ چلو بیٹا، اٹھو شاباش بہت ٹھنڈ ہے اٹھو اندر چلو

بس پھر کیا! یوں سمجھیں کے کسی بولیوڈ مووی کا کوئی ایکشن سین چل رہا تھا۔ کچھ دیر تک افضل بھائی پولیس لے کر وہاں پوحونچ گئے اور وہ جناب چلا گیا اپنے سسرال پولیس اسٹیشن۔ اریبہ بے ہوش ہو چکی تھی اور کچھ دیر بعد اسکی آنکھ اسپتال میں کھلی۔ عریشہ کا رو رو کر برا حال ہو رہا تھا۔ اریبہ نے جب یہ سب دیکھا تو وہ بھی رو نومی نے جب اریبہ کی یہ حالت دیکھی تو اس سے رہا نہ گیا اور وہ باہر چلا گیا۔ فیصل نے یوں نومی کو باہر جاتے ہوئے دیکھا تو اس نے بھی اسکا ساتھ دینا مناسب سمجھا۔ نومی فیصل کے گلے

اُرْدُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لوکو نکرس آل

دونوں ہنس پڑے. نومی نے اریبہ کو کافی پلانے کی آفر کی اور اریبہ نے ہنس کر قبول کرلی

بس کچھ ہی دیر بعد اریبہ تیار ہنی لگی اور عریشہ نے اسے تیار ہوتے ہوئے دیکھ لیا. وہ حیراں تھی. پوچھنے پر پتہ چلا تو نومی کے ساتھ کافی پینے کی اجازہ مانگی اور آپی نے مسکرا کر دیدی. بھی نومی کی گاڑی کھڑی تھی اور اریبہ آپی کو الوداع کرتی ہوں نظر آئی. عریشہ آپی کے چہرے پر سکون تھا. بہت اچھی لگ رہی تھی اریبہ. موسم کے مطابق اس نے اک بہت ہی خوبصورت سفید رنگ کا کوٹ پہنا ہوا تھا. گلے میں مروں کلر کا شال لے رکھا. لندن کی اک چھوٹی سی کافی شاپ کے سامنے نومی نے گاڑی روئی اور وہ دونوں اس شاپ میں داگھیل ہوگئے. شام کا وقت تھا گرم گرم او ککفیی کی چوسکیاں جارہی تھی اور باہر برف باری کا موسم

نومی: باہر کا موسم کتنا اچھا ہے؟

اریبہ: ہاں، برف پڑتی ہوئی اچھی لگتی ہے لیکن جب کچھ دن بعد اس پر سے گار گزرتی ہے بہت بری لگتی ہے ہاہاہا

تھوڑی دیر بعد اریبہ کے موبائل پر نومی کی کال آئی. اریبہ اسکا نمبر دیکھ کر حیران رہ گئی لیکن اچھے بچوں کی طرح اس نے کال اٹھالی

اریبہ: ہیلو

نومی: ہیلو، کیسی ہیں آپ؟ آپکی طبیعت کیسی ہے

اریبہ: جی بس میں ٹھیک ہوں. آپ؟

نومی: ٹھیک ہوں. کیا ہورہا تھا؟

اریبہ: بوریت ہورہی تھی

نومی: ہمم، تو کیا میں آپکو اک چیز کی آفر کرسکتا ہوں؟

اریبہ: مجھے ڈانس نہیں کرنا

نومی: ہاہاہا، نہیں میری توبہ! اسکی آفر تو کبھی نہیں کرونگا

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

نومی: کیوں؟

نومی سچ جانتا تھا لیکن اِس ملاقات میں وہ اریبہ کے اندر کا دکھ باہر نکلنا چاہتا تھا. اریبہ سمجھ چکی تھی کے وہ اس سے کیا پوچھنا چاہ رہا تھا

اریبہ: وہ اسلئے کیوں کی اماں ابّا اب اِس دنیا میں نہیں رہے تو ہم کس کے لیے جائیں؟

نومی: کوئی اور رشتے دار؟ کوئی

اریبہ: صاف صف کہیں نہ، چچا سے ملنے ہی چلی جاؤ

نومی نے اپنا سر جھکا لیا

اریبہ: میں جانتی ہوں کے آپ کو میرے بارے میں بہت پتہ ہے. فیصل آپ کو میرے بارے میں سب کچھ بتا چکا ہے اور یہ بات مجھے معلوم ہے لیکن فیصل کو اِس کی کوئی خبر نہیں

نومی: اچھا؟ میں نے تو پہلی بار یہ موسم دیکھا ہے

اریبہ: ابھی آپ کچھ دن اور دیکھنا

نومی: آپ کو بارش اور پکوڑے بہت پسند ہیں؟

اریبہ: ہاں، بہت. مجھے اور آپی کو پسند ہیں

نومی: آپ کو لندن میں کتنے سال ہو گئے ہے؟

اریبہ: جب سے آپی کی شادی ہوئی ہے

نومی: آپ کو پاکستان کبھی یاد نہیں آتا؟

اریبہ: آتا ہے

نومی: تو کبھی پاکستان جانے کا نہیں سوچا آپ نے؟

اریبہ: نہیں، کبھی نہیں سوچا اور شاید سوچونگی بھی نہیں

اُرْدُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

نومی کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی

نومی: مطلب ؟

اریبہ: حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے نومی، پریشان نہ

اریبہ: مطلب، میری زندگی عیب ایسی ہی رہیگی. میری سوچ ہونا میں فیصل سے کچھ نہیں کہونگی
میرے اردگرد کے لوگ ویسا ہی رہیگا

نومی نے کافی کی آخر چسکی لی اور اک اور دوپ مانگا. ویٹر نے

نومی: یہ غلط بات ہے

دونوں کے سامنے اک اور کپ لا کر رکھ دیا. دونوں نے اپنی
نئ کافی کی پہلے چسکی لی

اریبہ: ہاں ہے، تو لیکن اس کا کوئی حل بھی تو نہیں ہے. اور جو
حل مجھے سب اِس بات کا بتاتے ہیں اسے میں زاتی طور پر حل نومی: اریبہ اک بات کہوں؟
نہیں سمجھتی

اریبہ: جی

نومی: مگر میں تو سمجھتا ہوں

نومی: زندگی میں تا کلیفیین آنی جانی ہوتی ہے. بعض چیزیں

اریبہ: یہ آپ کہتے ہیں، میں نہیں

ایسی ہوتی جو انسان کو باقی زندگی کے لیے سبق سکھا دیتی ہے
اور اک نیا موقع دے دیتی ہیں. تو اسے یوں ہاتھ سے نہیں

نومی: محبت کے بارے میں آپکا کیا خیال ہے؟

جانے دیتے اریبہ

اریبہ: کس سے ؟؟

اریبہ: آپ ٹھیک کہتے ہیں، مگر بعض چیزیں ایسی ہوتی ہے جو
بدلنے کے قابل نہیں رہتی

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

کے بہت اصرار کرنے پر بھی نومی اندر نہ آیا. اریبہ اپنے نومی: کئی لوگوں سے

کمرے میں تھی. اس نے شیسے کے سامنے اپنے چہرے کو غور

سے دیکھا. نہ کوئی خاص رنگت نہ کوئی خاص ادا. رنگ بھی کچہ اریبہ: میرے پاس یہ ،،لوگوں ‘ ‘ کے لیے محبت اب نہیں

تھا اور آنکھوں میں چمک جیسی کوئی چیز ہی نہ تھی. باہر برف رہی نومی

باری بہت تیز ہو رہی تھی. صبح تک پورے شہر میں برف کی

تاج لگ چکی تھی. ہر گاڑی بارافانی موسم کی محتاج تھی. صبح اریبہ: ماں اور باپ کے لیے بھی نہیں؟

کے 9 بج رہے تھے افضل بھائی گاڑی صاف کرنے میں

مصروف تھے. بچے اسکول جا چکے تھے اور عین اس وقت اریبہ یہ بات سن کر خاموش تو ہو گئی لیکن اسکی آنکھوں نے

عریشہ آپی کمرے کے اندر داخل ہوئی اِس بات کا جواب آنسوں سے دینا ضروری سمجھا. اس سے

بھی زیادہ نومی نے بھی اریبہ کے سامنے اک ٹشو کا ٹکڑا پیش

عریشہ: اٹھ گئی؟ کرنا ضروری سمجھا. اریبہ نے کافی کے دوسرے کی کپ کی

آخری چسکی لی اور وہ ٹشو اپنی آنکھوں سے لگایا. نومی نے ویٹر

اریبہ: ہمم کو بلایا اور کافی کا بل دیا اور دونوں گھر کی طرف روانہ ہو گئے.

اریبہ خاموش تھی اور نومی اسکی خاموشی سے معافی مانگ رہا

عریشہ: ناشتہ نہیں کرنا؟ بچے تمھارے بارے میں پوچھ رہے . تھا

تھے میں نے اُنہیں کمرے میں آنے سے منع کر دیا تم جو گھوڑا برف بہت تیز ہو رہی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ نومی کی

بیچ کر سوئی ہوئی تھی گاڑی کی رفتار اس سے بھی زیادہ تیز. اریبہ نے آنکھیں بند

کر رہی تھی. اندھیرا بہت ہو چکا تھا جس وقت اریبہ گھر پہنچی.

اریبہ: تو جگا دیتی نا آپ عین وقت جب نومی نے گھر کی سامنے گاڑی پارک کی تو

عریشہ آپی نے بھی دروازہ کھول نے کی زحمت کی. عریشہ

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

اریبہ: آپ نے مجھے کبھی کچھ میٹھا کھاتے ہوئے دیکھا ہے؟ عریشہ: آج بچے جلدی آجائینگے گھر پھر جو مرضی کرنا

عریشہ: اسلیے بول رہی ہوں اریبہ: آپی، بہت بھوک لگ رہی ہے

اریبہ: کھالوں جب دِل چاہا تو عریشہ: ہاں باہر آؤ

عریشہ: کب چاہے گا؟ اریبہ اپنے بستر ٹھیک کرنے میں لگی ہوئی تھی. اور عریشہ اِس
انتظار میں بیٹھی تھی کے اریبہ اسے کچھ بتائے گی لیکن اریبہ
اریبہ: پتہ نہیں باجی، فل حال تو نہیں چاہتا. اچھا میں نے بھی چپکے سے باتھ روم کی اوڑھ چلی گئی. اریبہ جانتی تھی کے
ناشتہ کرلیا ہے کچھ کام تھا مجھے اک بُک خاریدنی تھی. بعد میں عریشہ آپی اس سے ضرور کل شام کے بارے میں سوال
آتی ہوں پوچھے گی. کپڑے تبدیل کرنے کے بعد اریبہ ناشتہ نوش
فارمانین کچن کی ٹیبل پر جا کر بیٹھ گئی. حسبِ عادت وہی
عریشہ: اوکے، اچھا سن میرے لیے اک بُک لیتی انا . چائے وہی ٹوسٹ

اریبہ: اچھا عریشہ: کیسی رہی کافی؟

اریبہ نے اپنے قدم باہر کی طرف کیے. افضل بھائی کو گاڑی اریبہ: جیسی ہوتی ہے، کڑوی
صاف کرتے ہوئے دیکھا تو اسکی ہنسی نکل گئی
عریشہ: کبھی چینی ہی ڈال لیا کرو

افضل: ہاں بیٹا ہنس لو

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لوکو نکرس آل

افضل: اللہ حافظ گڑیا

اریبہ: بھائی! یہ تو آپکا پسندیدہ موسم ہوا نا

کل شام کو جو کچھ ہوا اس کے بارے میں فل حال اریبہ کسی
سے کچھ نہیں کہنا چاہتی تھی اسلیے وہ چل پری اس جگہ کی
اوڑھ جہاں اسے شہر میں کسی بھی اور جاگا سے سب سے زیادہ
سکون ملتا تھا. لندن کی سب سے بڑی بوکشوپ اسکی سہیلی
تھی. وہاں کی سب ورکیس اریبہ کو بہت اچھی طرح جان
تھے تھے اور اس کے لیے اک سے بڑھ کر اک بُک پیش
کرتے. اس بوکشوپ عکہ اک خاص کونا ہمیشہ اسکا منتظر رہتا.
آج برف باری کی وجہ سے وہاں کوئی نہیں تھا. سامنے کی کافی
شاپ سے گرم گرم کافی خریدنے کے بعد وہ اس بوکشوپ کی
سیریان چڑھی جیسے ہی اندر داخِیل ہوئی تو کاؤنٹر پر کھڑے
جون نے اسکا استیکبال کیا. اریبہ اونی جگہ پر جا کر بیٹھ گئی.
ہاتھ میں گرم کافی اور گود میں وہ کتاب
ان ورقوں پر اک شہزادی کی کہانی تھی جو اپنے محل کی امیر
ترینا شخصیت تھی مگر ان سب چیزوں کے باوجود اسے اک
ایسے شہزادہ کی تلاش تھی جو اسکی ملکیات سے نہیں بلکہ اس
کے دِل سے محبت کرے. بالکل ویسی ہی تلاش جیسی اریبہ کو
تھی. یہ شاید طلب نومی کو اریبہ سے بے حد محبت ہو چکی تھی

افضل: ہاں جی خیر سے

اریبہ: کتنی بار کہا ہے مجھے بلا لیا کریں اور جب میں آتی بھی ہوں تو منع کر دیتے ہیں

افضل: نہیں نہیں، یہ کام میرا ہے. تم کہاں جا رہی ہو؟ اور تھوڑی لیٹ نہیں ہو گئی. بچے پوچھ رہے تھے تمہارا

اریبہ: ہاں بھائی، صبح گرم گرم بیڈ سے جلدی کون نکلے

افضل: ھم... جا کہاں رہی ہو

اریبہ: بکس لینے

افضل: اب کس رائٹر کی شامت آنے والی ہے

اریبہ: ہاہاہا، اللہ حافظ بھائی

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

اریبہ: یہ تو ہے

نومی: ویسے آپ یہاں کیسے؟

اریبہ: میں؟ جب آپ بس اسٹاپ کی طرف باغ رہے تھے میں سامنے والی بُک اسٹور سے نکل رہی تھی

نومی: ہاں، میں نے بھی آپکو بُک اسٹور میں داخل ہوتے ہوئے دیکھ لیا تھا کیوں دکان کے اوپر ہی میرا آفس ہے. ویسے چھٹی والے دن بھی آپ جلدی اٹھ جایا کرتی ہے آج ڈیڑی کیسے ہو گئی؟

اریبہ. آج کل ہو جاتی ہے، آپکی بس آگئی میں چلتی ہوں اللہ حافظ

نومی: کہاں؟

اریبہ: اِس بس کے بس میں مجھے میری منزل تک پہنچانا نہیں ہے. آپی کا گھر پاس میں ہے

اور اِس بات کا احساس اریبہ کو کل رات کی ملاقات سے گھر واپس آنے کے بعد ہوئی. ٹھیک اسی شہزادی کی طرح اریبہ کے لیے بھی وہ شرطیں مان نی مشکل تھی. وہ یہ نہیں چاہتی تھی کے کوئی اس سے اگر محبت کرے تو تارس کھا کر کرے. خیر... اریبہ نے وہ کتاب خریدنے کا فیصلہ کیا اور اسکی پیمنٹ کرتے ہوئے باہر کی اوڑھ چلی. برف باری میں سورج کی تیز کیرنے کیا ہی خوبصورت منظر تھا وہ. اس منظر کا لطف اٹھاتے اٹھاتے اریبہ کی نظر سامنے والی دکان پر پری جہاں سے نومی کافی کا کپ لیکر باہر نکل رہا تھا. اس کی قدم بہت تیز تھے اور اریبہ سمجھ چکی تھی کے نومی بس اسٹاپ کی اوڑھ جا رہا ہے. وہ اسے دیکھ کر ہنس پری کیوں کے وہ جانتی تھی کے نومی کی بس کے آنے میں ابھی آدھا گھنٹہ باقی تھا. وہ بھی آہستہ آہستہ اپنے قدم نومی کی طرف چلنے لگی

نومی: کتنا بیوقوف ہوں میں؟

اریبہ: ہاہاہا، ہو جاتا ہے ایسا کبھی کبھی، آپکی گاڑی کہاں ہے؟

نومی: گاڑی؟ خدا کا خوف کرو یار! اِس خوفناک موسم میں گاڑی کون چلاتا ہے؟؟

اُرُدُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

نومی: اچھا؟! تو پھر میرے لیے بھی نہیں ہے

نومی اریبہ کے ساتھ قدم سے قدم چلنے لگا. اریبہ کو بالکل برا نہیں لگا

اریبہ: آپ نے گھر نہیں جانا کیا؟

نومی: وہیں تو جا رہا ہوں. آپی کے ہاتھ کھانا کافی دن ہو گئے

اریبہ: ھم

نومی: ویسی اِس خوفناک موسم میں باہر آنے کا خیال کیسے آیا آپکو؟

اریبہ: اتنا بھی خوفناک نہیں ہے. بازار کھلے ہیں لوگ گھوم رہے ہیں سب کام ہو رہے ہیں

نومی: ہمم، آپی؟ سلام

عریشہ: وعلیکم سلام کہاں گم ہو بھائی؟

نومی: بس

عریشہ: اندر آؤ کھانا تیار ہے

نومی: دیکھا؟

کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے سب لوگ ہنس رہے تھے نومی اپنی بچپن کے قصے سنانے میں مصروف تھا اور باقی سب گھر والے مزے لے رہے تھے. اریبہ خاموش تھی لیکن اس کے چہرے پر اک دبی دبی سی مسکراہٹ تھی اور وہ مسکراہٹ عریشہ آپی نے نوٹ کر لی تھی اریبہ بھی بس... نومی کھانا کھا کر چلا گیا اور اریبہ کچن میں برتن دونے کھڑی ہو گئی. عریشہ نے اریبہ سے بات کی

عریشہ: اچھا ہے نہ نومی؟ تم فضول میں اسکو برا بولتی رہتی ہو

اریبہ: ھم ...

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

عریشہ: کیاسوچ رہی ہو؟

اریبہ: کچھ نہیں...

عریشہ: کچھ تو سوچ رہی ہو

اریبہ: کیاسوچناہے؟سوچ رہی ہوں کل پھر جاب پر جاناہے

عریشہ: تمہاری چھٹی نہیں تھی؟

اریبہ: نہیں...

عریشہ: ہمم،... زیادہ سوچو مت صحت کے لیے اچھا نہیں ہو تا

اریبہ: کیامطلب؟

عریشہ: سچ ہی تو بول رہی ہوں. سوچی گیا تے بندہ گیا...

اریبہ: ہمم

عریشہ: میں تو کہتی ہوں نومی سے بات کروں کے وہ بھی اب شادی کر لے ایسا اچھالڑ کا بہت مشکل سے ملتے ہیں

اریبہ: آپ کی نظر میں کوئی رشتہ ہے کیااس کے لیے؟

عریشہ: ہاں، فریال کی کزن ہے اس کے ساتھ بات کرتی ہوں. ابج بھی سیم جاب بھی کرتی ہے شریف سی ہے اچھی لگے گی نہ اِس کے ساتھ؟تم کیا کہتی؟

اریبہ کو یہ بات سن کر آگ لگ گئی... اب ظاہر سی بات ہے اریبہ کو آگ نہ لگے تو کیاپار و سوین کو لگے؟

اریبہ: آپی جس کی قسمت میں جو ہو تا ہے اسے وہی ملتاہے. میں بچوں کو ہوم ورک کرْوادوں پھر ٹیسٹ ہے بھی صبح انکا

عریشہ ہنس دے. اریبہ بچوں کو ہوم ورک تو کرواہی رہی تھی لیکن اسکا دھیان کہیں اور تھا. شام ہو چکی تھی اور برف باری کی پھر سے آمد تھی. اریبہ ونڈو میں بیٹھی چائے پی رہی تھی. عریشہ آپی بھی پاس آکر بیٹھ گئی

اُرْدُو کہانی محبت کی طلب

تحریر:لوکونکرس آل

اریبہ:ہاں وہ تو دِکھ رہا ہے

عریشہ:اک بات تو بتا؟؟

عریشہ:غصہ کیوں ہو رہی ہو؟؟

اریبہ:کل والی بات نہ پوچھنا پلیز!

اریبہ:کیا ہر بات آپکو بتانا ضروری ہے کیا؟

عریشہ:پوچو نجی

عریشہ:ہاں تو نہ بتاؤ میں کونسا فورس کر رہی ہوں.ہاں لیکن تیرے منہ پر دبی دبی مسکراہٹ تو میں نے نوٹ کر ہی لی تھی

اریبہ:اُف...کیا ہے!؟

لنچ کے دوران،وہ تو چُپ نہیں بیٹھی

عریشہ:تم غصہ کیوں ہو رہی ہو؟اک نارمل سی بات پوچھنی تھی بس

اریبہ:واٹ!؟

اریبہ:کیا؟

عریشہ:ہاں،فضول لڑکی!اگر تمہیں نومی پسند ہے تو فیصل سے بات کر کے بات چلاؤں؟

عریشہ:اب تم خود بتاو جی یا میں تم سے فضول سوال کرنے شروع کروں؟

اریبہ:ہرگز نہی

اریبہ:کوئی اور کام نہیں ہے آپکو؟

عریشہ:پھر فریال کی کزن ہی اس کے لیے ٹھیک رہیگی

عریشہ:نہیں!بھوک لگی ہے تمہارا سر کھانا ہے!

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر:لوکونکرس آل

نومی:یار؟آپکو بھوک نہیں لگی؟کافی سے توپیٹ نہیں بھرتا   اریبہ:وہ بھی نہیں تھی رہیگی

اریبہ:نہیں، میں سینڈوچ سے گزارا کرلونگی لنچ میں ویسے   عریشہ:تو پھر تم ہی کوئی بتاؤ رشتہ اس کے لیے!
بھی ٹھیک سے کبھی نہیں کرتی

اریبہ:مجھے نہیں پتہ

نومی:جب کے کرناچاہیے

یہ کہہ کر اریبہ وہاں سے چلی گئی

اریبہ:آپکو زیادہ بھوک لگی ہے تو کہیں اور چلے؟

اریبہ نے اپنے کمرے میں جا کر نومی کو اک میسج کیا اور اسی

نومی:نہیں، میں تو لنچ کر کے آرہا ہوں فریال نے ساتھ دے کافی شاپ پر بلایا جہاں نومی اسے پہلی بار لے کے گیا تھا.نومی

کر بیٹھا تھا. آج ہالف ڈے ہے نہ اِس لیے   نے جب یہ میسج پڑھا تو اسے یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کے ایسا

میسج اریبہ بھی کسی کو کر سکتی ہے. لیکن اس نے اِس مگ کے

اریبہ اور نومی نے کافی مانگ وائی. اریبہ خاموشی سے اپنا   بارے میں فوراً سنجیدہ ہو کر سوچا کے ضرور کوئی ایسی بات

سینڈوچ کھاتی رہی اور نومی اپنے موبائل میں مصروف. اریبہ ہوئی ہو گی جس کی وجہ سے اریبہ کو اِس طرح اسے بلانا پڑا.

نے اپنی کافی کی پہلی چسکی لی اور اس سے اک سوال کیا   اگلے دن جاب سے چھٹی کرنے کے بعد اریبہ اس کافی شاپ

پر پہنچی. نومی وہاں پہلے سے ہی بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا.

اریبہ:شادی کروگے مجھ سے؟   اریبہ نے چھٹی کے وقت عریشہ کو میسج کر دیا کے آج دن وہ

گھر لیٹ آئیگی. نومی تھوڑی گھبرایا ہوا تھا اور اریبہ وہاں

نومی بھی جو اپنی کافی کی پہلے چسکی لے رہا تھا وہ آدھی زیادہ   آرام سے بیٹھ گئی

باہر نکل گئی. ساتھ میں بیٹھے سب لوگ ہنس رہے تھے. اریبہ

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

نومی: مجھے شرمندہ نہ کرو پلیز

اریبہ: اور تم جو مجھے آپی کی سامنے شرمندہ کر رہے ہو اسکا کیا؟

نومی: میں نے کیا کیا؟

اریبہ: میری بات کا جواب دو ہاں یہ نہ

نومی: فور گاڈ سیک

اریبہ: ٹھیک ہے، نہ بتاؤ

نومی: اریبہ، میری بات سنیں، یہاں سے کہیں اور چل کر بات کر لیں لوگ دیکھ رہے ہیں

اریبہ: تو دیکھنے دو

نومی: بس کر دے لڑکی!! میری عزت کا جنازہ کیوں نکال رہی ہے؟

نے بڑے آرام سے ناپکین سے ٹیبل صاف کیا اور پھر سے یہ سوال نومی کی سامنے رکھ دیا

اریبہ: شادی کرو گے مجھ سے؟

پیچھے اک سردار جی بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے نے بھی اپنا مشورہ بیچ میں ڈالنا مناسب سمجھا

سردار: اوئے موندیا اے کم بہت کٹ ہونڈا اے ہاں کر! دے

نومی: تُسی چُپ کرو!!

اریبہ: نومی میں کیا پوچھ رہی ہوں؟

نومی: میں تمہیں اِس بات کا جواب اِس طرح نہیں دے سکتا

اریبہ: کیوں؟

اُرْدُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

اریبہ: کیا چاہتے ہو آپ مجھ سے

نومی: میں تمہیں تم سے چاہتا ہوں...

اریبہ: میں شادی نہیں کر سکتی

نومی: ہر مرد محسن نہیں ہوتا

اریبہ: جانتی ہوں. بھلا آپ میرے ساتھ شادی کر کے خوش کیسے رہ سکتے ہو؟

نومی: میرا کام ہے تمہیں خوشی دینا

اریبہ: یہ آپ سے تم پر آ گئے؟

! نومی: ہاں تو؟

اریبہ: تو کیا؟

نومی: آئی تھنک وی آر فرینڈز

اریبہ: اور تم جو کر رہے ہو وہ ٹھیک ہے؟

نومی: کیا؟

اریبہ: آپی سمجھتی ہیں کے میں آپ کو لائک کرنے لگی ہوں جب کے ایسا نہیں ہے

نومی: ہاں تو آپ بول دو نہ آپی کو اِس میں پروبلم کیا ہے؟

اریبہ: کافی بار بول چکی ہوں لیکن ان کے سر سے میرے شادی کا بھوت اترے تو تب نہ

نومی: دیکھو، میں نے آپ کو اس دن بھی کہاں تھا کے

اریبہ: کہا تھا نہ!... مگر مجھے نہیں مان نے بات کسی کی بھی

نومی کو اندازہ ہو چکا تھا کے اریبہ اِس وقت کتنی الجھن میں تھی. نومی نے اریبہ کو کھلی فضا میں بیٹھنے کی آفر کی. وہ دونوں ٹہیلتے ٹہیلتے پانی والی جگہ پر جا کر بیٹھ گئے. ٹھنڈ تھی بہت

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

کروگی تو سب تم پر ترس کھاتے رہینگے؟ اگر تم اسی طرح کرتی

رہی تو جو بچہ کچھ پیار تمہیں ملتا ہے نہ وہ بھی نہیں ملے گا.   اریبہ: جی نہیں!! میں صرف اتنا کہنے آئی ہوں کے میرا خیال

تمہاری بہن پر تو مجھے بہت تارس آتا ہے. جس طرح تمہیں   اپنے دِل سے نکل دے. میری قسمت میں محبت نام کی کوئی

اس کے سسرال والے برداشت کر رہے ہیں حاتتس اوف تو   چیز نہیں ہے

دیم!! فیصل اور فریال تو ہیں ہی بیو قوف. تم تو انکی بھی نہیں

مانتی تو تم نے اپنی بہن کی کیا بات ماننی ہے؟! یو نو واٹ؟   نومی: میری قسمت میں تو ہے

اکیلی رہو! محسن جیسا مرد ہی تمہیں پھر ملنا چاہیے تاکہ تمہیں

پتہ ہو کے محبت کی طلب ہوتی کیا ہے؟ دس واز جسٹ آ   اریبہ: میں نے سنا تھا کے آپ پاکستان میں بڑے فلرٹ

ترایلیر! محبت کی طلب ہے تمہیں.. بل شٹ!! تمہاری بہن   ٹائپ کے تھے یہ،، محبت ’’کتنی لڑکیوں سے ہوئی آپ کو؟

جو تم سے ماں باپ جیسی محبت کرتی ہے اس کا خیال تک نہیں

ہے تمہیں. نوبڈی اِس فورسنگ یو وت تو گٹ میرڈ اریبہ!   نومی: صرف تم سے ہوئی ہے

کوئی تمہیں فورس نہیں کر رہا. میں نے عریشہ آپی کی آنکھوں

تمہاری خوشیوں کی طلب دیکھی ہے جو تمہیں نہیں نظر   اریبہ: معاف کرو یار! مجھ پر تارس کھا کے محبت کرنے کی

نہیں آتی. میں تم سے محبت اِس لیے نہیں کرتا کیوں کے مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے

تم پر ترس آ گیا ہے. تم تو اِس قابل بھی نہیں ہو کے تم پر کوئی

ترس کھائے! میں نے تم سے سچی محبت کرتا ہوں سچی. مگر تم   نومی: تم اپنے آپ کو سمجھتی کیا ہو؟

تو ماشاء اللہ سے اتنی فکی ہو کے اپنی بہن کا مان نہیں رکھ سکتی.

میں نے تم سے شادی کرنے کا فیصلہ ضرور کیا تھا اریبہ لیکن   اریبہ: ایکسیوز می؟

اب... فورگیٹ اٹ! لوزر

نومی: جی ہاں!! تمہیں کیا لگتا ہے کے تم اِس طرح نخرے

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لوکونکرس آل

اُف نومی کو ہو کیا گیا ہے؟ نومی یہ سب بکواس کرتا ہوا وہاں

افضل: گڑیا کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو؟ ہوا کیا ہے؟ تم تو نومی سے چلا گیا. اریبہ تیز برف بڑی میں وہاں خاموشی سے بیٹھی

کے ساتھ تھی نہ! کیا ہوا ہے؟؟ رہی. اسے نومی کے لفظ بہت چُب رہے تھے. بہت زیادہ.

اریبہ وحان اتنی دیر تک بیٹھی رہے کے برف کی تہہ اس پر

اریبہ: آپی لگتی رہی. اسکا موبائل فون باجتا رہا لیکن اریبہ کے کانوں میں

موبائل کی رنگ نہیں بلکہ نومی کے الفاظ گونج رہے تھے.

افضل بھائی بہت گھبر اگئے تھے. انھونے فوراً نومی کو فون ملایا اریبہ کو اپنا بچپن اپنی آنکھوں کی سامنے کسی ٹوٹے ہوئے

اور پوچھا کے آخر ان دونوں کے بیچ میں ہوا کیا ہے؟ کیوں خواب کی طرح دِکھ رہا تھا. ماں باپ کا جنازاح چچی کے تانے

اِس طرح اریبہ کبھی نہیں روئی جس طرح آج نومی سے ملنے آپی اور اریبہ کا چُپ چُپ کر رونا. عید والے دن سکھی روتی

کی بعد رو رہی تھی کھانا. چُپ چُپ کر پکوڑے اور چائے کا لطف لینا. عریشہ آپی

کی رخصتی اور جہیز میں اریبہ... اور آج نومی کے الفاظ

نومی: کیا؟! میں نے کیا کیا ہے؟ میں وہاں سے 2 گھنٹے پہلے نکل

چکا تھا افضل: شکر ہے! تم یہاں ہو؟ اتنی تیز برف باری کیا کر رہی

ہو؟ چلو گھر

افضل: پھر یہ اتنے رو کیوں رہی ہے؟؟

اریبہ: بھائی...

نومی: اِس نے تو مجھے خوشی خوشی الوداع کیا تھا. ہوا کیا ہے

اسے؟ افضل: ہاں، کیا ہوا؟

افضل: آئی ڈونٹ نو... یہ یہاں سے اب اٹھ بھی نہیں رہی. افضل بھائی نے جب اریبہ کا چہرہ دیکھا تو انکا رنگ اڑ گیا

اُرْدُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

افضل: کمینہ !میری بہن کو رلاتا ہے ؟ سمجھ تا کیا ہے خود کو؟؟

فیصل: بھائی اِس کی خبر اب میں لونگا آپ غصہ نہ کریں ٹھنڈا پانی پیئے

اریبہ: آپ میں سے کوئی بھی نومی کو کچھ نہیں کہے گا

افضل: کیوں؟

اریبہ: نہیں! کوئی کچھ نہیں کہے گا

فیصل: اوئے!! اڈی جو گی نہیں تو

اریبہ: تو اپنی بکو اس بند کر تا ہے یہ پھر میں کچھ کروں؟

فریال: فیصل، ڈونٹ! ٹھیک ہے اریبہ ہم اسے کچھ نہیں کہیں گے وعدہ لیکن تم کیا کرو گی یہ تو بتا دو

اسکی بہن کو بولا تو وہ پاگل ہو جائے گی

نومی: اچھا میں آتا ہوں

نومی وہاں بھاگتا ہوا پہنچا. اتنی دیر میں اریبہ افضل بھائی کے ساتھ گاڑی کے اوڑھ جا رہی تھی. نومی نے جب اریبہ کی یہ حالت دیکھی تو اسے خود پر بہت غصہ آیا. پتہ نہیں کس بات کا غصہ اس نے اس پر نکل دیا

''نومی کی بچے!! پیار ایسے نہیں پایا جاتا،،

عریشہ سر پکڑ کر بیٹھی ہوئی تھی. اریبہ سو رہی تھی. افضل فیصل فریال اور نومی وہاں سوچ میں پڑے ہوئے تھے. افضل بھائی کو بے حد غصہ آیا اور انہوں نے نومی کی پٹائی کرنی شروع کر دی. سب لوگ انہیں منع کرتے رہے لیکن مجال ہے کے افضل بھائی نے کس کی سنی ہو! پٹائی کا شور شارابا سن کر اریابا بھی باہر آگئی اور اس نے دیکھا کے نومی کو افضل بھائی نے گریبان سے پکڑا ہوا ہے. اریبہ نے بہت مشکلوں سے دونوں کو الگ کیا اور نومی کو وہاں سے جانے کو بول دیا

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکر س آل

منٹ بعد وہ نومی کے درواز ےح کی سامنے خیر ہو گئی. مگر اس   اریبہ: میں کسی کو کچھ نہیں بتانے والی. میں جا رہی ہوں اس
کے پیچھے فیصل اور افضل بھائی نے انا مناسب سمجھا   سے ملنے

اریبہ: کون ہو تم ؟! کیا سمجھتے ہو مجھ کو ؟ کیوں مجھے برا سمجھ تے   افضل: گڑیا اتنی رات کو کہاں جاؤ گے تم صبح تک انتظار کر لو
ہو ؟ کیا میں آپی کے غم کو نہیں سمجھتی ؟ کیا میں ان کی پیار کو
نہیں سمجھتی ؟؟ کیا میں انکا احترام نہیں کرتی ؟ کیا میں و محی   اریبہ: نہیں مجھے ابھی جاناں ہے
اپنی ماں نہیں سمجھتی ؟ کیا میں فیصل اور فریال کی دوستی نہیں
سمجھ تی ؟ کیا میں نومی کی محبت کو نہیں سمجھ تی ؟ کیا میں محسن   عریشہ: بات مان لیتے ہیں کسی کی. کھانا کھاؤ صبح چلی جاناں
جیسے درینديی کو نہیں سمجھتی ؟ کیا مجھے محبت کرنے نہیں آتی ؟
کیا میں نہیں چاہتی کے سب کچھ ٹھیک ہو جائے ؟ کیا میں نے   اریبہ: نہیں !! مجھے ابھی جاناں ہے !! سمجھی آپ ؟
اپنے ماں اور بابا کو مارا ہے ؟ کیا میر اقصور تھا کے میں پاکستان
میں لاوارسون کی طرح اپنی زندگی جیتی رہی ؟ کیا میں نے یہ   عریشہ: افضل آپ ایسا کریں آپ اسکو لیجا ئیں. باہر موسم
سب کچھ خود کی ساتھ جان بجھ کر کیا؟ کیا مجھے محسن کے ساتھ   اتنا خراب ہے کہاں اکیلی گھومتی رہیگی یہ ؟
واپس جانا چاہیے ؟ کیا مجھے جینے کا کوئی حق نہیں ؟ کیا میں خوش
نہیں رہنا چاہتی ؟ ہو کون تم میرے بارے میں یہ سب کچھ   اریبہ: نہیں !!! میں اکیلی جائوں گی
ڈیسا ئیڈ کرنے والے

فیصل: یار

یہ کہتے کہتے اریبہ اپنے گھٹنوں پر بیٹھ گئی اور زور زور سے
رونے لگی. نومی وہیں اس کی پاس بیٹھ گیا اور اس کے آنکھوں   اریبہ نے اپنا بیگ لیا اس کے اندر آنکھوں میں مرنے والا
سے آنسوں کی ندیا بہنے لگی. ان دونوں کے اختیار میں کچھ   اسپرے رکھا کوٹ پہنا اور چل پری نومی کی اوڑھ. تقریباً 30

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لوکو نکرس آل

بھی نہیں تھا. نومی بھی تو اسی کشتی سوار تھا جس کشتی میں اریبہ تھی. مگر کیسے؟

نومی کی ماں بچپن میں یہ دنیا چھوڑ چلی گئی تھی. نومی 8 سال کا تھا جب اس کے باپ نے دوسری شادی کی. پہلے دن سے ہی نومی اور اس کی سوتیلی ماں کے ساتھ بن نہ سکی. وہ کیسے؟ نومی اس کے پاس جانے کی کوشش کرتا تھا لیکن اس عورت نے کبھی نومی کو انسان ہی نہیں سمجھا. نومی کی ابا نے پہلی شادی اپنی پسند سے کی تھی جس کی وجہ سے نومی کی دادی نومی کی سگی ماں اور نومی کے وجود سے نفرت کرتی تھی. دوسری شادی میں وہ اپنی بھانجی کو اپنے گھر لے کی آئی. نومی کے ابا کے سامنے سب نومی سے پیار کرنے کا ڈرامہ کرتے لیکن جیسے ہی اس کے ابا کہیں باہر جاتے تو نومی کی شامت آتی. جسم پر طرح طرح کے زخم تھے. باپ جب گھر آ کر پوچھتا تو بچوں کی ساتھ کھیل کود میں چوٹ لگنے کے بہانے بنائی جاتے. نومی یہ سب 2 سال تک برداشت کرتا رہا. اک دن اس نے اپنے باپ کو سب کچھ بتانے کی ہمت کی. سوتیلی ماں نے ایسا ڈرامہ رچایا کے بس. نومی کے باپ نے اسے بہت مارا. آدھی رات تھی اور نومی سردی میں کانپ رہا تھا. اگلے دن نومی کو بہت تیز بخار ہو گیا اور صبح ہی صبح ہوتے ہی نومی کی خالاح کراچی سے آ گئی ان ہو نے جب بچے کی یہ حالت دیکھی تو سارا گھر سر پر اٹھا لیے. دادی ماں کو ویسے بھی نومی کی ساگی ماں کا خادان پسند نہ تھا اس نے بھی ہنگامہ مچانے میں خوب ساتھ دیا. سوتیلی ماں کچن میں کھڑے ہو کر یہ سب دیکھتی رہی. خلاجان اتنی ناراض تھی کے انہوں نے نومی کے ابا پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش بھی کی لیکن نومی کا باپ بچ گیا. اس نے بچے کو اسی حالت میں اٹھایا اور اپنے ساتھ لے گئی. کچھ ہی دنوں بعد خلاجان وکیل کو لے کر نومی کے آبا کے پاس گئی اور قانونی مدت لے کر نومی کو اپنے ساتھ لے جانے کی اِجازت لی اور نومی کے باپ پر جرمانہ بھی کروایا. نومی کراچی جانے سے پہلے اپنے ابا سے بولا

نومی: ابا، آپ نے میری ماں کو مارا. مجھے بھی مارا... میں آپکو کبھی اپنی شکل نہیں دکھاؤں گا

نومی کی ابا اسے روکتے رہ گئے لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی. نومی کے خالو کراچی میں اچھا کاروبار چلاتے تھے. خلا کی کوئی اولاد نہ تھی اور نومی خلاجان کو بے حد عزیز تھی. روز نئے کپڑے کھلونے عید پر اس بچے کو خوب سجاتی. وہ دونوں اس سے بے حد محبت کرتے. سگا باپ ہنی کی باوجود نومی کو خالو سے باپ سے زیادہ محبت ملتی. اک دن عید پر اسکا رزلٹ

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

نومی نے اپنے قمیض اتاری اور اریبہ کو اپنے بدن پر لگے ہر زخم کو دکھایا. اریبہ کے دِل کے اور نومی کے زخم اک ہی جیسے تھے. اریبہ کی زخم آنسوں میں بہتے تھے اور نومی کی زخم... یقین نہیں آرہا نہ؟ عجیب بات ہے لیکن یہ بات سچ ہے، جو شخص سب بے زیادہ خوش مزاج ہوتا ہے اسے زندگی میں سب سے زیادہ غم ہوتے ہیں. لیکن اریبہ خوش مساج کیوں نہیں تھی؟اِس سوال کا جواب دینا میرے بس میں بھی نہیں ہے

یہ کہتے کہتے اریبہ اپنے گھٹنوں پر بیٹھ گئی اور زور زور سے رونے لگی. نومی وہیں اس کی پاس بیٹھ گیا اور اس کے آنکھوں سے آنسوں کی ندیا بہنے لگی. ان دونوں کے اختیار میں کچھ بھی نہیں تھا. نومی بھی تو اسی کشتی سوار تھا جس کشتی میں اریبہ تھی. مگر کیسے؟

نومی کی ماں بچپن میں یہ دنیا چور چلی گئی تھی. نومی 8 سال کا تھا جب اس کے باپ نے دوسری شادی کی. پہلے دن سے ہی نومی اور اس کی سوتیلی ماں کے ساتھ بن نہ سکی. وہ کیسے؟ نومی اس کے پاس جانے کوشش کرتا تھا لیکن اس عورت نے کبھی نومی کو انسان ہی نہیں سمجھا. نومی کی ابّا نے پہلی شادی اپنی پسند سے کی تھی جس کی وجہ سے نومی کی دادی نومی کی

آیا اور نومی نے پوری کراچی میں ٹوپ کیا تھا. تب وہ 12 سال کا تھا اور 6 تھ کلاس میں تھا. خلا اور خالو نے خوب خوشی منای. لوگوں کو دوات پہ بلایا. خلا نومی کو اسکا نیا کوٹ پہنا رہی تھی. نومی اس شام سب سے حَسِین ترین لڑکا لگ رہا تھا. جب نومی تیار ہوا تو خلا کو کپڑے دکھانے لگا

نومی: تھینک یو خلا

خلا: خلا نہیں امی بول

نومی نے سوالی نظروں سے خلا کی طرف دیکھا. وہ سمجھ گیا. اتنی دیر میں خالو جان اندر آئے اور انھونے نے بھی یہ خواہش نومی کی سامنے رکھی. بس پھر کیا اس دن کے بعد وہ دونوں نومی کے امی ابو تھے. نومی کی خوشیا آسمان کو چھنے پر مجبور تھی اور وہ دونوں بہت خوش تھے. نومی کی کامیابی کی چرچا پورے شہر میں ہوتی تھی. لیکن کبھی کبھاڑ نومی کو اسکی ماں ضرور یاد آتی. جب بھی خلا نومی کو یوں روتا دیکھتی تو وہ اسے رونے دیتی. پاکستان کی بیسٹ یونیورسٹی سے گریڈویشن کرنے کے بعد نومی کا چانس انگلینڈ کے لیے لگا. خوشی خوشی وہ انگلینڈ روانہ ہو گیا اور وہاں اسے اریبہ سے محبت ہو گئی.

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

سگی ماں اور نومی کے وجود سے نفرت کرتی تھی. دوسری شادی میں وہ اپنی بھانجی کو اپنے گھر لے کی آئی. نومی کے ابّا کے سامنے سب نومی سے پیار کرنے کا ڈرامہ کرتے لیکن جیسے ہی اس کے ابّا کہیں باہر جاتے تو نومی کی شامت آتی. جسم پر طرح طرح کے زخم تھے. باپ جب گھر آکر پوچھتا تو بچوں کی ساتھ کھیل کود میں چوٹ لگنے کے بہانے بنائی جاتے. نومی یہ سب 2 سال تک برداشت کرتا رہا. اک دن خلا کی اس نے اپنے باپ کو سب کچھ بتانے کی ہمت کی. سوتیلی ماں نے ایسا ڈرامہ رچایا کے بس. نومی کے باپ نے اسے بہت مارا. آدھی رات تھی اور نومی سردی میں کانپ رہا تھا. اگلے دن نومی کو بہت تیز بخار ہو گیا اور صبح ہی صبح ہوتے ہی نومی کی خالاح کراچی سے آگئی ان ہونے جب بچے کی یہ حالت دیکھی تو سارا گھر سر پر اٹھا لیے. دادی ماں کو ویسے بھی نومی کی ساگی ماں کا خادان پسند نہ تھا اس نے بھی ہنگامہ مچانے میں خوب ساتھ دیا. سوتیلی ماں کچن میں کھڑے ہو کر یہ سب دیکھتی رہی. خلا جان اتنی ناراض تھی کے انہوں نے نومی کے ابّا پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش بھی کی لیکن نومی کا باپ بچ گیا. اس نے بچے کو اسی حالت میں اٹھایا اور اپنے ساتھ لے گئی. کچھ ہی دنوں بعد خلا جان وکیل کو لے کر نومی کے آبا کے پاس گئی اور قانونی مدت لے کر نومی کو اپنے ساتھ لے جانے

کی اِجازت لی اور نومی کے باپ پر جرمانہ بھی کروایا. نومی کراچی جانے سے پہلے اپنے ابّا سے بولا

نومی: ابّا، آپ نے میری ماں کو مارا. مجھے بھی مارا... میں آپکو کبھی اپنی شکل نہیں دکھاؤں گا

نومی کی ابّا اسے روکتے رہ گئے لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی. نومی کے خالو کراچی میں اچھا کاروبار چلاتے تھے. خلا کی کوئی اولاد نہ تھی اور نومی خلا جان کو بے حد عزیز تھی. روز نئے کپڑے کھلونے عید پر اس بچے کو خوب سجاتی. وہ دونوں اس سے بے حد محبت کرتے. سگا باپ ہنی کی باوجود نومی کو خالو سے باپ سے زیادہ محبت ملتی. اک دن عید پر اسکا رزلٹ آیا اور نومی نے پوری کراچی میں ٹوپ کیا تھا. تب وہ 12 سال کا تھا اور 6 تھ کلاس میں تھا. خلا اور خالو نے خوب خوشی منای. لوگوں کو دوات پہ بلایا. خلا نومی کو اسکا نیا کوٹ پہنا رہی تھی. نومی اس شام سب سے حَسِین ترین لڑکا لگ رہا تھا. جب نومی تیار ہوا تو خلا کو کپڑے دکھانے لگا

نومی: تھینک یو خلا

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لوکو نکرس آل

کے گھر دروازے سے باہر چلی گئی۔ دروازے پر فیصل اور خلا: خلا نہیں امی بول

افضل بھائی یہ سب کھڑے سن رہے تھے۔ اریبہ نے بنا انکی

طرف دیکھے اپنے گھر کی طرف رخ کیا۔ برف بار بہت تیز نومی نے سوالی نظروں سے خلا کی طرف دیکھا۔ وہ سمجھ گیا۔

تھی ٹھنڈ بہت تھی لیکن اریبہ کے اندر غم کی آگ نے اسے اتنی دیر میں خالو جان اندر آئے اور انھونے نے بھی یہ

باہر کی ٹھنڈ محسوس نہ ہونے دی۔ بس وہ چلتی جارہی تھی۔ خواہش نومی کی سامنے رکھی۔ بس پھر کیا اس دن کے بعد وہ

رستے میں نہ کوئی گاڑی نہ کوئی بس کوئی سواری نہ تھی یہاں دونوں نومی کے امی ابو تھے۔ نومی کی خوشیا آسمان کو چھنے پر

تک کے کوئی ٹیکسی بھی نہ تھی۔ سامنے سے اک آدمی آرہا تھا مجبور تھی اور وہ دونوں بہت خوش تھے۔ نومی کی کامیابی کی

جس کے ہاتھ میں اک بوتل تھی۔ اریبہ نے اس پر دھیان نہ چرچا پورے شہر میں ہوتی تھی۔ لیکن کبھی کبھار نومی کو اسکی

دیتے ہوئے اپنے کی طرف قدم جمائے ہوئے تھے۔ اس آدمی ماں ضرور یاد آتی۔ جب بھی خلا نومی کو یوں روتا دیکھتی تو وہ

نے جب اریبہ کو دیکھا تو اسکا رستہ روکتے ہوئے اس کے اسے رونے دیتی۔ پاکستان کی بیسٹ یونیورسٹی سے گریڈویشن

کاندھے پر ہاتھ رکھا۔ اریبہ وہیں رک گئی اور سوچنے لگی کے کرنے کے بعد نومی کا چانس انگلینڈ کے لیے لگا۔ خوشی خوشی

ڈرنا چاہیے یہ کیا کرنا چاہیے؟ اریبا نے چپکے سے اپنے بیگ کی وہ انگلینڈ روانہ ہوگیا اور وہاں اسے اریبہ سے محبت ہوگئی۔

ذپ کھولی اور اندر رکھے اسپرے کو ہاتھ میں پکڑا نومی نے اپنے قمیض اتاری اور اریبہ کو اپنے بدن پر لگے ہر

زخم کو دکھایا۔ اریبہ کے دِل کے اور نومی کے زخم اک ہی

محسن: کہاں جارہی ہو اریبہ؟ جیسے تھے۔ اریبہ کی زخم آنسوں میں بہتے تھے اور نومی کی

زخم... یقین نہیں آرہا نہ؟ عجیب بات ہے لیکن یہ بات سچ

اریبہ: گھر ہے، جو شخص سب بے زیادہ خوش مزاج ہوتا ہے اسے

زندگی میں سب سے زیادہ غم ہوتے ہیں۔ لیکن اریبہ خوش

محسن: جاؤ... اپنے گھر جاؤ تم۔ تم یہاں کھڑی ہوئی اچھی نہیں مساج کیوں نہیں تھی؟ اِس سوال کا جواب دینا میرے بس

لگتی میں بھی نہیں ہے اریبہ یہ سب سن کر خاموش رہی اور نومی

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

محسن: اوہ سوری...

پولیس: ڈیئر اِس دس مَن!!!

کچھ پولیس والے بھاگتے ہوئے محسن کی طرف آئے. لیکن محسن میں اتنی ہمت نہ تھی کے وہ ان سے باغ جاتا. لیکن تب تک پولیس اسے زمین پر لٹا چکی تھی. اسکا جسم بہت ہلکا ہو رہا تھا. بارے ہی آرام سے پولیس والے نے اسے ہتکڑی پہنائی یہ اور گاڑی میں لے گیا مگر محسن نے اک بار بہت نشیلی آواز میں پولیس والے کے کان میں کچھ کہہ. وہ پولیس والا پاکستانی تھی اس نے اریبہ کی طرف دیکھا اور سمجھ گیا

محسن: اریبہ، تمہیں پورا حق ہے کے تم مجھ سے نفرت کرو. مگر میری اک خواہش ہے. اگر مناسب سمجھو تو پوری ضرور کرنا. تم نے میرا بہت خیال رکھا میرا ہر ظلم برداشت کیا. بس، میرا اک اور کام کر دو. نومی سے نکاح کر لو

پولیس والا: اریبہ اس کا جب نشہ اُتر جائیگا نہ پھر وہی بن جائیگا درندہ. چل

اریبہ نے جب یہ الفاظ محسن کے منہ سے سنے تو حیران رہ گئی. محسن نشے میں تھا. اس کی آنکھیں ٹھیک سے کھل بھی نہیں رہی تھی. مگر اس کے چہرے پر اک مسکان تھی. اور وہ مسکان اریبہ کو اس کے چہرے پر دکھی کافی عرصہ ہو گیا تھا. وہ خوش تھا. اریبہ نے اس سے سوالی نظروں سے دیکھنا شروع کیا. اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کے وہ اس پر اعتبار کرے

محسن: جاؤ اریبہ، جیو اپنی زندگی. نومی بہت اچھا لڑکا ہے. وہ تمہیں بہت خوش رکھے گا. میں نے تمہیں آج تک کوئی خوشی نہیں دی میرے دیئے ہوئے غم کو سنبھل کر جینے کا کیا فائدہ؟ تم نے مجھ سے محبت کرنے کی بہت کوشش کی لیکن بدلے میں میں نے تمہیں کیا دیا؟ ذلت؟ نفرت؟ مار پیٹ؟ میں تمھارے قابل نہیں ہوں اریبہ. جاؤ جی لو پانی زندگی

محسن کے منہ یہ الفاظ سن کر اریبہ حیران رہ گئی. یہ محسن ہے؟ اس نے اسکا ہاتھ پانے کاندھے پر رکھا ہوا دیکھا تو محسن نے اپنا ہاتھ اس کے جاندھی سے ہٹا دیا

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

کی آنکھ سے آنسوؤں کی ندیاں بیہ رہی تھی. عریشہ نے اریبہ اریبہ: حارث! اسے آرام سے لیک جاؤ جہاں بھی جانا ہے. یہ

کی ٹیبل پر وہ کپ رکھا. اس کپ پر '' آئی لو یو سسٹر '' لکھا

ہوا تھا اریبہ نے وہ گرم چاکلیٹ کا کپ اپنے ہونٹوں کو لگایا.

تھوڑی ہی دیر بعد اس نے وہ کپ ٹیبل پر اَخ دیا. عریشہ نے حارث: کیا؟ دماغ تو نہیں خراب تمہارا؟ بڑا ترس آرہا ہے

وہ کپ اٹھاتے ہوئے عریشہ کے کمرے کا باہر کی طرف رخ تمہیں اِس پر؟؟

کیا. افضل بھائی بچوں کے ساتھ کمرے میں تھے اور فیصل گھر

جا چکا تھا. عریشہ بہت تھک چکی تھی. لیکن اس کے باوجود اریبہ: حارث، یہ پھر بھی میرا شوھر تھا اور میری طرح

اس نے دن کی آخری نماز ادا کرنے کا فیصلہ کیا. عریشہ کی مجبور...اِس کے ساتھ آرام سے رہنا

آنکھوں سے آنسوؤں کی ندیاں بہہ رہی تھی. افضل بھائی

کمرے میں آئے تو انہوں نے اپنے بیگم کو اِس حالت میں حارث: اوکے جی، ایز یو وش! چل اب!!!

دیکھا. وہ بھی بیگم کا ساتھ دینے لگے. عریشہ اپنے بستر میں جا

چکی تھی لیکن افضل بھائی کی دعاؤں کا سیلسیلاح ابھی تک فیصل اور افضل یہ نظارہ دیکھ کر خاموش رہے. اریبہ نے ان

جاری تھا. عریشہ سونے کی کوشش کر آہی تھی لیکن اریبہ کی کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے قدم گھر کی طرف کیے. عریشہ

سسکیاں اسکی کانوں میں جو نج رہی تھی. افضل بھائی نے جب از تیح پر کھڑی اریبہ کا انتظار کر رہی تھی. اسے v گھر کے در

دعا ختم کی تو دیکھا کے عریشہ کی سسکیاں بڑھ رہی تھی. اپنے ٹھنڈ کی کوئی پرواہ نہیں تھی. بچے اپنے کمرے میں تھے اور سو

بیگم کو گلے لگاتے ہوئے انخو نے کہا رہے تھے. سامنے سے اریبہ آہستہ آہستہ عریشہ کے گھر کی

سیریان چڑھی. خاموشی سے وہ اندر دا گھیل ہوئی اور کمرے

افضل بھائی: کیوں روتی ہو پاگل؟ میں مر گیا ہوں کیا؟ اریبہ میں چلی گئی. کچھ ہی دیر بعد عریشہ اریبہ کے لیے ہوٹ

میری بھی اتنی ہے جتنی تمہاری ہے. تم پریشان کیوں ہوتی چاکلیٹ کا گرم گرم کپ اریبہ کے کمرے میں لائی تب تک

ہو؟ اللہ سب ٹھیک کر دیگا. دیکھنا کل صبح اسکا موڈ اچھا ہو اریبہ اپنے اوپر رضائی اوڑھ کر بستر میں لیٹی ہوئی تھی اور اس

اُرْدُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

فیصل: یہ دِل بڑا خبیث ہے، ٹوٹنے میں ذرا بھی دیر نہیں لگاتا. اسکو جوڑے رکھنا کسی جگری بندے کا کام ہے. ورنہ

فریال: تمہاری... نومی سے بات نہیں ہوئی کل رات کے بعد؟

فیصل: کیا بات کروں گی اس خبیث سے!! اسکو کس نے بولا تھاکے اریبہ کو اتنی سنائے؟؟

فریال: بس ہو گئی نہ غلطی اس سے

فیصل: غلطی ہو گئی؟ میں نے اسی بات کے لیے اسکو منع کرتا رہاکے اریبہ کے قریب نہ جائے. اک دن یہ کام ہونا تھا. بیو قوف آدمی

فریال: ویسے اک بات کہوں؟ تم کچھ زیادہ ہی نہیں اریبہ کو پروٹیکٹ کرتے؟ آئی مین تم سب

فیصل: کیا مطلب ہے تمہارا؟! شی اِس مائی فرینڈ

جائیگا. اور رہی بات نومی کی تو وہ بھی ٹھیک ہو جائیگا. تمہیں پتہ ہے ابھی کیا ہوا؟

عریشہ: کیا؟

افضل بھائی نے اریبہ اور محسن والا سین بتایا. عریشہ سن کر خاموش ہو گئی اور حیران بھی

صبح کو جب ہوئی تو اسی برف باری میں سورج کی کیر نے اپنا جلوہ دکھا رہی تھی. اِس سال کی سردیوں میں بار بار قدرت یہ نظارے اریبہ اور عریشہ کو دکھا رہا تھا ورنہ اِس برف باری پر چمکتی دھوپ دیکھی ارساح ہو گیا. فیصل اور فریال صبح ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کرنے کا دھونج کر رہے تھے. چائے ٹھنڈی ہو چکی تھی کافی کڑوی ہونی کے ساتھ ساتھ زھریلی ہو چکی تھی ٹوسٹ ٹھنڈے تھے جوس بھی بیڈ ذائقہ تھا

فریال: تم نے ناشتہ نہیں کیا؟ چائے ٹھنڈی ہو گئی ہے

فیصل: یار، بھوک نہیں ہے. تم نے بھی تو نہیں کیا

فریال: دِل نہیں کر رہا

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

ہیں۔ تھے یوز دیئر رائٹس جو اسلام نے اُنہیں دیئے ہیں۔ اور

تم لوگوں نے اریبہ کو مازبوت بنانے کی بجاائی اسے ... یہ   فریال: ٹھیک ہے فرینڈ ہے اینڈ آئی ریسپیکٹ دیٹ بٹ جب

ٹوٹلی تم لوگوں کی غلطی ہے۔ میں نے کئی بار کوشش کی کے   سے میں اس لڑکی کو جانتی ہوں تم میں سے کبھی کسی نے اسکو

میں اریبہ کی ساتھ اکیلے وقت بیتاون مگر تم لوگوں کا خوف   خود سوچ اور کرنے کا موقع نہیں دیا

ہی نہیں اس کے دماغ سے جاتا!! اسے محسن کی ظلم سے یہ

نومی کی محبت کا ڈر نہیں پڑا ہوا اور نہ وہ اسپرے لے کر کیوں   فیصل: وہ اتنی کمزور ہے وہ کیا کریگی

گھومتی رہتی ہے؟ اسے خوف زدہ کیا ہے تم لوگوں کی فضول

قسِم کی پروٹیکشن نے۔ ہاں ماں نا کی اس رات افضل بھائی اور   فریال: بالکل یہی بات!!! تمہیں چاہیے کے تم لوگ اسکی

نومی اسے بچانے کے لیے پہنچ گئے تھے لیکن اگر وہ وہاں   کمزوری دور کرو تم اسے اور کمزور کر رہے ہو یہ کہہ کرکے ''

وقت پر نہ آتے تمہیں چاہیے تھا کے اس سچویشن کے لیے تم   نہیں اریبہ وہاں نہ رہو یہ نا کرو وہ نا کرو''۔ محسن کو ہم دیکھ

. اسے تیار کرتے   لینگے۔ تم اکیلی نہیں رہ سکتی بلا بلا بلا... جب اس نے اکیلے رہنے

اور میں سمجھتی ہوں نومی نے بھی وہی کرنے کی کوشش کی جو   کا فایسلاح کر ہی لیا تھا تو رہنے دیتے اسکو کچھ دیر اکیلا۔ اگر

تم نہیں کر پائے۔ عریشہ آپی کا تو جواب ہی نہیں! آئی انڈر   محسن اس کے ساتھ برا کر رہا تھا تو تم اسے رستہ بتاتے۔ نہ کے

اسٹیند کے ان بہنوں کا بچپن کیسا گزرا اینڈ آل دیٹ۔ عریشہ   اسے چُھپا لیتے۔ وہ اِس چیز سے زیادہ کمزور ہوئی ہے۔ محبت کی

اپنے سسرال میں خوش ہے شی ایون شُوڈ ٹرائی تو سپورٹ ہر   طلب کا مطلب یہ نہیں ہے کے آپ کسی محبت پوری کرنے

ناٹ میک آ مکھی آوٹ آف ہر! بہن ہے! مجھ سے بہتر سمجھتی   میں اس اور کمزور کر دو۔ محبت تو انسان کو طاقت دیتی ہے تم

ہے مگر ہیلو؟! محسن گیا تم لوگ پاکستان میں نہیں رہتے۔ چچی   لوگوں نے کیا کیا اس کے ساتھ؟ اور کمزور کیا! اور نیچے گرایا!

چچا پتہ نہیں کیا کر رہے ہونگے اِس وقت؟ تم لوگوں کو خوش   اور آج ذرا سے شور پر بیمار پر جاتی ہے۔ ایسی کئی ورتیں ہیں

ہونا چاہیے کے تم اس دلدل سے نکلے ہو۔ اب اپنی زندگی   اِس دنیا میں جو مرد کے ظلم برداشت کر کے اتنی پتھر ہو گئ

آگے چلاؤ نہ کے... ماں باپ کی کمی مرتے دم تک محسوس   ہے کے اب وہ خود مردوں کی طرح مردوں کو ہی ڈیل کرتی

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

فریال: پہلے سوچ لو پھر انا

فیصل: کیا مطلب انا؟

فریال: میں یہی ہوں. اریبہ کے ساتھ ناشتہ کر رہی ہے وہ. آپی بچوں کو لیکر اسکول گئے ہے اور بھائی جاب پر. آج میں سارادن اِس کے ساتھ رہونگی .

فیصل: آئی تھنک... میں نہیں آتا

فریال: گڈ! میں بھی یہی کہنے والی تھی. بائے

اریبہ: کیا یار اسے آنے کیوں دیا؟

فریال: میری مرضی. کیوں جی تم نے کیا کرنا تھا اب؟

اریبہ: کچھ نہیں

فریال: جی بالکل کچھ نہیں!!! ان لوگوں نے نہ تمہیں کچھ بھی

ہوتی ہے دیٹ اِس نارمل مگر تم لوگ اِس چیز کو ٹوٹلی ایب نارمل بنا رہے ہو! ایڈیٹس

اُف! فریال کا لیکچر اور فیصل کا لال چہرہ دیکھنے والا تھا. فیصل فریال کے غصے سے بہت اچھی طرح واقف تھا اسی لیے وہ خاموشی سے اسکی سنتا رہا

فریال نے اپنی بات ختم کی کچن میں برتن رکھے اپنا بیگ اٹھایا اور گھر سے باہر چلی گئی. فیصل وہی ٹیبل پر بیٹھا رہا اور فریال کی باتوں پر غور کرنے لگا. کچھ دیر بار بہت سوچنے کے بعد اس کے دِل میں خیال آیا کے وہ اریبہ سے ملنے جائے لیکن یہ فیصلہ کرنے سے پہلے اس نے فریال کو فون کرنا مناسب سمجھا

فریال: یہ تم مجھ سے پوچھ رہے ہو؟

فیصل: ہاں یار، پلیز میں جاؤں؟؟

فریال: کیا کہو گے اسے؟

فیصل: پتہ نہیں

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

کرنے کی قابل نہیں چھوڑا! بیوقوف

فریال: تمہیں جاب سے نکل دینگے یونونا

اریبہ: مطلب؟

اریبہ: تو بتاؤ کیا کروں؟ اتنی ٹینشن ہوتی ہے

فریال: یا اللہ! میں کی کراں اِس کڑی دا! سنو

فریال: کام کی؟

اریبہ: نہیں یار

فریال: اریبہ، آج تو میں تمہاری یہ فضول ٹینشن دور باگھانے آئی ہوں. تم آج سارا دن میرے ساتھ رہو گی. ہم دونوں باہر جائینگے کھانا کھائینگے فن کرینگے

اریبہ: اور آپی؟ بھائی؟ بچے؟

فریال: کچھ نہیں ہوتا. کھا نہیں جائیوں گی تمہیں. میرے یہاں آنے سے پہلے میں نے آپی کو بتا دیا تھا. اب جاؤ تیار ہو کچھ حلیہ اپنا ٹھیک کرو ورنہ نہیں لے کے جائیوں گی باہر یہی بیٹھ کے سر کھاتی رہو نگی تمہارا. آج موسم بھی بہت اچھا اور زیادہ ٹھنڈ بھی نہیں ہے. جاؤ! میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو؟

بس پھر کیا فریال کی باتیں اور اریبہ کی خاموشی. فریال نے پوری کوشش کے اریبہ کے اندر مضبوطی پیدا ہو. فریال کے لیے یہ چیز بہت ضروری تھی کے اریبہ اپنی زندگی میں آنے والی ہر مشکل کا سامنہ ہمت سے کرے. اگر اسپرے بیگ میں رکھا ہے تو اسے استعمال کرے! اگر کھل کے ہنسنا چاہتی ہے تو اتنے زور ہنسے کے لوگ اسے ہمیشہ خوش رہنے کی دعا دیں. اور اگر وہ روئے تو سجدوں میں روئے. لوگ روتے چہرے پسند نہیں کرتے لیکن تکلیف دینے سے پیچھے بھی نہیں ہٹ تے

فریال: آج تمہاری چھٹی ہے؟

اریبہ: نہیں، چھٹی کی ہوئی ہے

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

اتنی نہیں تھی اور سارا ماحول خوش گوار لگ رہا تھا. کس کی

نظر میں؟ اریبہ کی؟ نہیں... یار آپ لوگ کہانی پارتے ہو یہ اریبہ آدھے گھانتے بعد اریبہ تیار ہو کی آئی. فریال نے جب

کیا کرتے ہو. اریبہ اور خوشگوار؟ اسے دیکھا تو سر پکڑ کر بیٹھ گئی

معاف کرو ریڈرز! ہاہا

فریال: یہ کیا پہنا ہے!؟ تمہاری ڈریسنگ سینس کیا خاص

اریبہ: پہلے کہاں جانا ہے؟ چڑھنے چلی گئی ہے؟

فریال: تمہاری جاب پر اریبہ: ٹھیک تو ہے

اریبہ: کیوں؟ فریال: یہ ٹھیک ہے؟ چلو، آج اپنی کا کی میں اپنے ہاتھوں سے

تیار کرتی ہوں. کوئی موقع نہیں چھوڑتی تم ڈانٹ کا

فریال: زیادہ سوال نہ کرو، چُپ چاپ چلتی رہو میرے

ساتھ. تینوں تے میں آج سیٹ کراں. واک کریں یا بس اریبہ: اب کیا کیا میں نے؟

لیں؟

فریال: کچھ بھی نہیں کیا جو تم ہمیشہ سے کرتی ہو. یہ جینس!!

اریبہ: واک اریبہ تیرا بیڑا اتر جائے

فریال کبھی کبھی اریبہ کے ساتھ اِس لہجے میں بات کرتی تھی فریال کی ڈریسنگ سینس بہت زبردست تھی. خود ساجنہ اور

لیکن اریبہ نے کبھی برا نہیں منایا. وہ اسکی بہت اچھی دوست دوسروں کو سجانے میں ماہر تھی. آدھے گھنٹے بعد اریبہ بھی

تھی. دونوں تیحیلتے تیحیلتے اریبہ کی جاب پر پہنچ گئے. وہاں تیار ہو گئی. دونوں باہر چلی گئی. موسم بہت سہانا تھا. ٹھنڈ بھی

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کونکرس آل

باتیں سنتی رہی اور غور کرتی رہی

فریال: ویل، آئی نو دس اِس ناٹ رائٹ واٹ شی اِس ڈوئنگ. ایٹلیسٹ شی شُوڈ کم تو ورک اینڈ دو ہر جاب بٹ شی اِس سوچ اسٹریسڈ رائٹ نو دیٹ شی اِس ناٹ ایبل تو تھنک اینڈ تو ڈیسائیڈ واٹ اِس گڈ اور بید فور ہر. سو آئی وانٹ یو تو ہیلپ اس آوٹ ان دیٹ. اریبہ اِس آ نائس گرل شی جسٹ نیڈز سم ٹائم سو

اریبہ: آئی ایم ریلی سوری فور آل دوز... وفس آئی ہیو ٹیکن

باس: اٹس او کے مائی چائلڈ. آئی کین انڈراسٹینڈ یور پروبلم اینڈ یو نیور ٹیک لیو بائے یور سیلف وچ اِس ناٹ گڈ. آئی تھنک یو شُوڈ ٹیک لیو فور آ فیو ڈیز اسپینٹ آ لٹل بٹ ٹائم ود یور سیلف اینڈ تھنک اباؤٹ یور فیوچر. یور فرینڈ اِس آ ویری نائس فرینڈ اینڈ یو شُوڈ ناٹ مس دیٹ چانس. آئی تھنک

اس نے کالاندیر میں دیکھا اور اریبہ کو 2 ہفتوں کی چھٹی لکھ دی

باس: نو مائی ڈیئر ٹیک دیز ٹو ویکس اینڈ ٹرائی تو امپرو و

کچھ بزرگ اریبہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اریبہ بھی ان سے بارے ادب سے پیش آئی. تھوڑی دیر بعد وہاں سے اریبہ کی باس گزری. اسکا تھوڑا موڈ اوف تھا. مگر فریال نے ہمت کی اور اریبہ کی باس کے ساتھ بات کی

اریبہ: تم پاگل ہو؟ میں نے نہیں کرنی بات

فریال: اگر اپنی باس کے ساتھ بات نہیں کرو گی تو تمہیں یہ نکل دینگے

اریبہ: تو کیا ہوا. میں کہی اور نوکری کر لونگی

فریال: اور وہاں بھی اگر تم یہی حرکتیں کرتی رہی تے فیر؟!
اپنی عزت کا خیال تمہیں ہے بھی کے نہیں؟

اریبہ: یار چلو یہاں سے

فریال: ڈرپوک!! تم کچھ نہ بولنا میں بات کروں گی اس سے

فریال نے اریبہ کی باس سے بات کی. باس کافی دیر تک اسکی

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

فریال: تم ہو ہی ڈرپوک، میں اب کیا کہہ سکتی ہوں. میں نے یور سیلف. وی نیڈ یو
کل... تمہاری باس کو فون کیا تھا جس وجہ سے آج یہ بات
ہوئی ہے. یہ مجھے کہہ رہی تھی کل رات کو کے اریبہ بہت اریبہ رونے لگی
چھٹی کرتی ہے میں اسکو نکل دو نگی

فریال: تھینک یو ویری مچ فور دس. آئی پرامس وین شی ول
اریبہ: اوہ کم بیک تو ورک شی ول بے این ادر اریبہ. ہیو آ گڈ ڈے
میڈم. چلو اب چلیں

فریال: ویٹر ؟2 کپ آف کافی پلیز

وہ دونوں وہاں سے باہر نکلی اور اریبہ کے آنسوں رکنے کا نام
کافی باتیں خاموشی ہنسی رونا ان 2 گھنٹوں اریبہ نے اپنی پچھلی ہی نہیں لی رہے تھے. کچھ دیر بعد دونوں اک کافی شاپ پر جا
زندگی کا آدھا حصہ گھوم لیا کر بیٹھ گئ

فریال: میں نے تو آج صبح کو فیصل کی وہ کی نہ !!سٹوپڈ. دوست اریبہ: یار، یہ مانی کیسے ؟
ہے تمہیں دوست کی طرح ٹریٹ کرنا چاہیے نہ کے کسی
چھوٹی بچی کی طرح. اب تو بچے بھی تیز ہو گئے ہیں فریال: کیوں نہیں مانتی ؟ بتاؤ

اریبہ: بس یار میں... مجھے ان سب چیزوں سے آزادی اریبہ: سچ تو یہ ہے کے میں بہت ڈرتی تھی اس سے لیکن یہ
چاہیے. میں نے کسی پر بوجھ نہیں بن نہ چاہتی کبھی کبھی ہم ورکرز کی ساتھ سٹریک بھی تو ہو جاتی ہے. مگر
آج تو اسے میں دیکھ کی حیراں رہ گئی

فریال: اور یہی بات ان لوگوں کو سمجھ نہیں آتی. تمہیں وہ اپنا

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لوکو نکرس آل

ایٹلیسٹ تم کھلے آسمان کے میں اک بار اپنی مرضی سے سانس تو لے کر دیکھو! صرف میں تمہیں یہ بول رہی ہوں

اریبہ: ھم

فریال: ھم کی بچی! چلو

اریبہ: کدھر؟

فریال: فلم دیکھنے چلتے ہیں

اریبہ: کونسی لگی ہوئی ہے

فریال: یہ تو مجھے بھی نہیں پتہ اِس وقت کونسی لگنے والی ہے. چل کے دیکھتے ہیں

اریبہ اور فریال سنیما تھیٹر گئے تو وہاں کافی لوگ لائن میں کھڑے تھے. اتفاق سے اس دن اریبہ کی پسندیدہ فلم وہاں لگنے والی تھی اور اسے لگنے میں تقریباً20منٹ رہ گئے تھے.

فریال کو معلوم تھا لیکن وہ خاموش رہی اور جان بجھ کر

بوجھ بنائے پھرتے ہیں. مدت کرو کوئی پروبلم نہیں ہے مگر بار بار اِس طرح بوجھ بننے کا احساس دینا؟؟؟

اریبہ: یار وہ لوگ میرا برا تو نہیں چاہتے

فریال: ہاں یہ بات میں جانتی ہوں لیکن برا کر تو رہے ہیں انجانے میں

اریبہ: تمہاری باتیں میری سمجھ نہیں پر رہی جو سہی بات ہے

فریال: ظاہر ہے، ان لوگوں نے تمہیں کبھی سوچنے کا موقع دیا ہوتا تو آج تمہیں کچھ سمجھ آتا. جب تک تم کھڈ کو نہیں سمجھو گی خود کے ساتھ بات نہیں کرو گی لوگوں کی سن نا بند کر دو گی تب تمہیں سب سمجھ میں آجائے گا. یو ہیو ٹو ٹیک ڈیسیینس اٹس ناٹ لائک دیٹ کے محسن کے جانے کے بعد لازم کوئی محسن جیسا شخص تمہاری زندگی میں پھر سے آئے

اریبہ: مجھے نہیں کرنی شادی!!!

فریال: ٹھیک ہے نہ کرو تمہیں کوئی فورس نہیں کرے گا.

اُرْدُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

موبائل کے ساتھ مصروف ہو گئی

اریبہ: کیا کر رہی ہو؟ بتاؤ کونسی مووی دیکھنی ہے

فریال: تم بتاؤ، آج تمہارا اڈے ہے

اریبہ: ہمم، یار وہ والی

فریال: ہاں جاؤ ٹکٹ لے آؤ

اریبہ: تم دیکھوں گی میرے ساتھ!!؟؟؟

فریال: ہاں میں فیصل نہیں ہوں!! جاؤ!!

اریبہ: تمہیں تو یہ مووی پسند نہیں تھی

فریال: مجھے تو تمہاری شکل بھی نہیں پسند!! اب زیادہ بحث مت کرو! جاؤ لے کے آؤ ٹکٹ یہ لو میرے ٹکٹ کے پیسے

اریبہ: آئی لو یو!!!

فریال: میں تُو، اب جا 20 منٹ رہ گئے ہیں

اریبہ بہت خوش تھی اور اس نے ٹکٹ لینے میں ذرا بھی دیر نہ کی. فریال بھی سکون میں تھی. 2 گھانتے بعد جب وہ دونوں سینما سے باہر آئے تو اریبہ بہت خوش تھی. ہنس رہی کھل کِھلا رہی تھی. فریال بھی اسکا بار پور ساتھ دی رہی تھی. بھوک بھوک کرتے کرتے وہ دونوں کے اف سی میں اینٹر ہوئے. وہاں بھی کافی رش تھا

فریال: مزہ آیا؟

اریبہ: ہاں! اور کچھ کچھ سمجھ بھی

فریال: شکر ہے

اریبہ: ابھی کھا کے گھر چلتے ہیں

فریال: ابھی دن پورا تو نہیں ہوا

اُردو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

فریال: کیا ہوا؟

اریبہ: بس، اب بس پکڑو اور گھر چلتے ہیں. میرے سے نہیں چلا جا رہا

فریال: تو تمہیں کس نے بولا تھا کے ہائی ہیلز پہن کر آؤ!؟

اریبہ: لو!! تم نے مجھے تیار کیا ہے

فریال: ہاں لیکن تم نے خود بھی تو عقل کر لینی تھی نہ

اریبہ: یار پلیز کہیں بیٹھ جاتے ہیں

فریال: اچھا اک کام کرو ہوٹ چاکلیٹ لے کے آؤ پھر کہیں بیٹھ کے پیتے ہیں

پارک بھی کافی چمک رہا تھا. فریال یہ بات سمجھ چکی تھی کے اسکی باتوں کا اثر اریبہ پر آہستہ آہستہ ہو رہا ہے کیوں کے ان چند گھنٹوں میں اریبہ نے فریال کی باتوں پر دھیان دینا شروع اریبہ: رکو تو؟

اریبہ: کیا مطلب؟؟ شام پڑ گئی ہے اور کہاں جانا ہے؟؟؟

فریال: لندن کا بازار شام کو ہی تو اچھا لگتا ہے

اریبہ: آپی گھر میں انتظار کر رہی ہونگی

فریال: انہیں معلوم ہے کے تم میرے ساتھ ہو اور ہم لیٹ ہو جائینگے. تو تو آرام سے کھا. کھا ایسے رہی ہو جیسے ورلڈ ریکارڈ قایم کرنا ہو. آرام سے کھاؤ. ابھی آئس کریم بھی کھانی ہے

اریبہ: ٹھنڈ میں کون کھاتا ہے آئس کریم؟

شام کا وقت تھا اور لندن کا بازار چمک رہا تھا. 30 دسمبر تھی اور 1 دن بعد نئے سال کا آغاز ہونے والا تھا. فریال کو شام کا یہ وقت بہت پسند تھا لیکن عین اِس وقت اریبہ کے نخرے ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے

اُرُدُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لوکو نکرس آل

فریال: کل کے دن موقع ہاتھ سے نہ جانے دینا لڑکی

اریبہ: کیوں جی؟ اب کیا کرنے والی ہو؟

فریال: میں نہیں کروں گی تو کریگی!!

اریبہ: اچھا بابا... گھر چلیں؟... ہیلو؟؟ جی آپی... آپ

فریال: ہیلو آپی... آپ پریشان نہ ہو... اوکے... بائے

اریبہ: چلو چلیں!!

فریال نے رستے میں آپی کو میسج کیا کے وہ اور اریبہ لیٹ ہو جائینگے اور ساتھ ہی فیصل کو اک پتہ سینڈ کیا کے 30 منٹ بعد وہاں ان دونوں کو لینے آجائے. فریال نے اریبہ کو باتوں میں اتنا مصروف کرر کھا تھا کے اریبہ کو یہ پتہ ہی نہ چلا کے وہ گھر کی طرف نہیں کہیں اور جا رہی تھی. جیسے ہی اسکی باتیں ختم ہوئی اس نے دیکھا کے وہ نومی کے گھر کے دروازے کی سامنے کھڑی تھی

کر دیا تھا لیکن ابھی تک ظاہر نہیں کیا تھا

فریال: تو کیا سوچا تم نے؟

اریبہ: کس بارے میں!؟

فریال: اپنی آزادی کے بارے میں

اریبہ: بس سوچ ہی رہی ہوں کچھ

فریال: تمھارے پاس صرف 2 ہفتے ٹائم ہے. تمہاری باس سے وعدہ کیا تھا میں نے

اریبہ: ہمم

فریال: کل نیو ایئر کی پارٹی میرے گھر ہو گی اور تم نے آنا ہے! خبر دار جو تم نے کوئی بہانہ مارا! چیر کے رکھ دونگی تجھے

اریبہ: اچھا میری ماں، آجاؤں گی

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لوکونکرس آل

اریبہ خاموشی سے نومی کے گھر کے اندر داخل ہو گئی تھی.
اب فریال کی کچھ تو عزت رکھنی تھی اسے. فریال: تو کونسا
باہر بیٹھ کے کھائی
ہے؟! کھا کے جائینگے

نومی نے دونوں کو چائے پیش کی. اریبہ کی آنکھوں میں
شرمندگی تھی اور نومی بھی اس کے ساتھ آنکھ ملانے کے
قابل نہ تھا. مگر اِس کے باوجود نومی نے اریبہ کا حال پوچھا

فریال: اچھا، میں تمہیں انوائٹ کرنے آئی تھی. کل میرے
گھر میں نیو ایئر کی پارٹی ہے اور تم نے مسٹ آنا ہے

نومی: تھینکس باجی، مجھے آج صبح فیصل نے بھی بولا ہے. میں
ضرور آؤنگا

فریال: اچھا تمھارے پاس کچھ اچھے گانون کی کلیکشن تو ہو گی
نیو ایئر کے لیے؟ فیصل بتا رہا تھا کے تمہاری کلیکشن بہت اچھی
ہوتی

نومی: ہاں ہے تو سہی

اریبہ: میں نے تو گھر جانا تھا تم مجھے کہاں لے کے آ گئی؟

فریال: ہاں تو تمہیں گھر کا رستہ معلوم ہے تم جاؤ. فائیسلاح
تمھارے ہاتھ میں ہے

اریبہ نے حسبِ عادت سوچنا شروع کر دیا. اتنے دیر میں
فریال نے بڑی ہمت کے ساتھ نومی کے گھر کی بیل بجائی.
نومی ان دونوں کو دیکھ چکا تھا کیوں کے دونوں کی آوازیں
بہت اونچی تھی .

نومی: سلام فریال کیسی ہو؟

فریال: وعلیکم سلام، ٹھیک ٹھک، تمہارا کیا حال ہے؟ میں نے
تمہیں ڈسٹرب تو نہیں کیا؟

نومی: نہیں نہیں، اندر آؤ

فریال: گھر جانا ہے یا اندر آنا ہے؟! یا ٹھنڈ میں کھڑے رہنا
ہے اور میرا انتظار کرنا ہے

اُرُدُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

فریال: نہیں نہیں، فیصل آتا ہی ہوگا اسے میں نے ابھی میسج کیاہے

نومی: ہمم....

گھر کے دور کی بیل ہوئی. فیصل، فریال اور اریبہ گاڑی میں بیٹھ کر گھر کی طرف روانہ ہو گئے

فریال: اوکے اریبہ، کل ملیں گے

اریبہ: ہمم... بائے

فیصل: کیسا رہا دن؟

فریال: بہت الاو

فیصل: پلان کچھ کامیاب ہوا

فریال: کل پتہ چل جایئگا

فریال: ہاں تو کل لے آنا. اچھا میں نے ابھی مینیوڈیسائیڈ نہیں کیا. کیا کھانا پسند کروگے

نومی: کچھ بھی کھلا دو؟ تم نے ابھی تیاری نہیں کی؟ کیا کرتی رہی ہو سارا دن؟

فریال: تیاری مکمل ہے

یہ کہتے ہوئے اس نے اریبہ کی طرف دیکھا

فریال: سمتھنگ اِسپیشَل یو وانٹ تو ایٹ؟

نومی: نو نو! تم جو دو گی کھالونگا

فریال: اچھا پھر اب ہم چلتے ہیں. اسے گھر بھی چھوڑنا ہے اور کچھ کام بھی کرنے ہیں

نومی: تم لوگوں کو میں چور دیتاہوں گھر

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

ٹیبل پر خاموشی سے کھانا نوش فرما رہے تھے. کھانا کھانے کے بعد سب عورتیں کچن میں مصروف ہوگئی. فریال نے موقع دیکھتے ہی عریشہ آپی کو کسی کام کچن سے باہر بلایا اور نومی کو اریبہ کی ہیلپ کرنے اندر بھیج دیا.

نومی: اہم... آپی نے مجھے بھیجا ہے میں تمہاری کچھ ہیلپ کر دوں؟

اریبہ: ہاں یہ برتن صاف کرنے تھے. مگر تم رہنے دو میں کر لونگی

نومی: نہیں نہیں، میں کر دیتا ہوں نیو ایئر شروع ہونے میں تھوڑا سا وقت رہ گیا ہے

نومی نے برتن صاف کرنے شروع کر دیئے. نومی اریبہ سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن اس دن کے بعد نومی کی خاص بولتی بند تھی. اریبہ اپنے کام میں مصروف تھی. کافی دیر گزر جانے کے بعد فریال کچن میں آئی اور ان دونوں کو باہر بلایا. نیو ایئر شروع ہنی میں 3 گھانتے باقی تھا اور ان چند گھنٹوں کو یادگار اور مزید ار بنانے کے لیے فریال نے کچھ گیمز پلان کی تھی.

فیصل: ھم بیسٹ آف لک

31 دسمبر کی شام تھی اور فریال کے گھر میں سب لوگ آئے ہوئے تھے. نیا سال آغاز ہونے میں چند لمحے باقی تھی. نومی کی گانون کی کلیکشن لاجواب تھی. اریبہ اِس شام کو بہت خوبصورت لگ رہی تھی. اچانک نومی کا پسندیدہ جانان لگ گیا.

،، چھپانا بھی نہیں آتا، جتانا بھی نہیں آتا، ہمیں تم سے محبت ہے، بتانا بھی نہیں آتا ''

جیسے ہی وہ گانا لگا اس نے نومی کی طرف دیکھا. نومی اپنی نظریں ستاروں کی طرف جمائے بیٹھا تھا. فریال نے سب کو ڈنر کے لیے بلایا تو سب ڈنر کرنے بیٹھ گئے. نومی جب اندر آیا تو اس پر برف کی تہہ لگی ہوئی تھی. اس نے اپنے اوپر سے برف جھاڑی اور کھانے کی ٹیبل پر بیٹھ گیا. اریبہ کھڑی دیکھ رہی تھی اور اِس انتظار میں تھی کے وہ کہیں اور بیٹھ جائے. عریشہ جب اپنی ساتھ والی سیٹ خالی کرنے لگی تو فریال نے اسے روک لیا. اور اریبہ کو نومی کے پاس بیٹھنے کو کہا. عریشہ آپی فریال کی پلاننگ سے واقف تھی. سب لوگ ڈنر کے

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

نومی: ہاں، مجھے آج میری ماں بہت یاد آرہی ہے.

اریبہ: ہاں میں بھی ہر سال نیو ایئر پر اپنے پیرینٹس کو یاد کرتی ہوں. اب تو عادت سی ہوگئی ہے انکی کمی کی.

نومی: پتہ نہیں زندگی اتنے امتحان کیوں لیتی ہے

اریبہ: زندگی اسی کا نام ہے

نومی: اک بات بتاؤ؟

اریبہ: جی

نومی: تم نے مجھے معاف کر دیا؟

اریبہ: اچھا مذاق کر لیتے ہو

نومی: اچھا...

اریبہ: بھلا میں تمہیں معاف کیوں نہ کروں بتاؤ

گیم کھیلنے کی بعد سب لوگ باتوں میں مصروف ہو گئے. عریشہ اور فریال کپڑوں کی ڈیزائننگ میں مصروف تھی، فیصل اور افضل بھائی گاڑی کی گفتگو میں. نومی بچوں کے ساتھ مستی میں اور اریبہ کی نظریں نومی پر ٹکی ہوئی تھی. نومی کو معلوم تھا کے وہ اسے دیکھ رہی تھی. کچھ ہی دیر بعد سب نے چائے کی ڈیمانڈ کی. اور اریبہ چائے بنانے کے لیے رضامند ہو گئی. سب کو چائے دینے کے بعد جب اس نے نومی کو چائے پیش کرنی چاہی تو وہ باہر بالکونی میں کھڑا تھا. دیکھا تو اسکی آنکھیں نم تھی...

اریبہ: چائے..

نومی: تھینک یو

اریبہ: کیا بات ہے؟

نومی: کچھ نہیں

اریبہ: لگتا ہے تمہیں کوئی یاد آرہا ہے

اُرُدُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

باتیں ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی. کبھی بچپن کی

کبھی جوانی کی کبھی آنے وقت کی کبھی کوئی لطیفہ کبھی کوئی یہ سن کر نومی کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی. اریبہ مسکرا دی.

دین کی بات. کبھی نومی اپنی گر فرینڈس کی لسٹ نکل کر بیٹھ

جاتا تو کبھی اریبہ محسن کے ستم کو لیکر. اریبہ: تم غلط نہیں تھے نومی. مگر غلط باقی سب بھی نہیں تھے

فریال نے عریشہ آپی کو اِشارَہ کیا. اور عریشہ نے حامی بھر دی اور نہ ہی میں. وقت انسان کو جینا سکھا دیتا ہے اور میں بھی جینا

.نیو ایئر شروع ہنی میں 5 منٹ باقی تھے اور سب لوگ اپنا سیکھنا چاہتی ہوں. بس بہت تنگ کر لیا سب کو

کوٹ پہن کر باہر چلے گئے. نومی فیصل اور افضل بھائی

پاتا خون کو سیٹ کرنے میں مصروف تھے نومی: یہ راتوں راتوں اتنی زبردست تبدیلی؟ فریال نے تو

کمال کر دیا

نومی: گائیز!! نیو ایئر شروع ہونے والا ہے اور میں چاہتا ہوں

کے ہم سب مل کر زور دار نیو ایئر کا نعرہ لگائیں اریبہ: کیوں؟ اس نے کمال کیا ہے تمہارا خود کے بارے میں

کیا خیال ہے؟

عریشہ: ہاں کیوں نہیں!!!

نومی: نہ یاد کرا یار! میری جو کلاس لی تھی ان لوگوں نے،

نومی، فیصل افضل عریشہ اریبہ فریال اور بچے: 10 9 8 7 6 ابھی تک شرمندہ ہوں. پتہ نہیں کو ڑا نیم کی چمچی پی کے بات

5 4 3 2 1 ہیپی نیو کر رہا ہوں تم سے

یارررررررررر!!!!!!!!!!!!!!!!!!!!

اریبہ: آیا وعدہ اَبرار و لحاق

اریبہ کی آواز سب سے بلند تھی اور اسکی چہرے پر اک ایسی

مسکان جسے دیکھا ارساح ہو گیا تھا. سب لوگوں نے خوشی دونوں کی ہنسی نکل گئی. بس پھر کیا اِس کے بعد دونوں کی

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لوکو نکرس آل

اپنی زندگی بسر کرنے کا کوئی اِرادہ نہ تھا. وہ تو بس... نومی نے اگلے دن اٹھ کر اپنے گھاروالوں کو پاکستان میں اِس بات کی خوش خبری دی کے آب اسکی زندگی میں اریبہ آنے والی ہے. فریال اور فیصل باقایداح عریشہ سے اسکی بہن اریبہ کا رشتہ لینے گئے. اور وہیں ان دونوں کی شادی کی ڈیٹ فکس کر دی گئی. وقت بہت کم تھا کام بہت زیادہ تھے. نکاح جلدی ہو گیا تھا. جیسے ہی اریبہ نے نکاح نامہ پر سائن کیے عریشہ کی آنکھیں خوشی سے نم ہو گئی. نومی کے پیرینٹس بھی پاکستان سے آ چکے تھے اور انہوں نے اپنے بیٹے کی شادی کی تیاری میں کوئی قصر نہ چوری تھی. نومی کی پسند سے وہ بہت خوش تھے اور نومو کی موم نے بڑے کھلے دِل سے اپنی ہونے والی بہو کا استقبال کیا. اریبہ کی شادی کی تیاری بہت پیاری تھی.

اریبہ نے سب اپنی پسند کی چیزیں خریدی تھی. شام کو اسکی مہندی تھی اور اس کے ہاتھ میں مہندی کیا خوب سج رہی تھی.

عریشہ: اریبہ ؟؟مہندی لگ گئی ؟

اریبہ: ہاں...

سے اِس نئے سال کا آغاز کیا نومی اور اریبہ کی محبت کا بھی آغاز شروع ہو چکا تھا. اسکا اندازہ عریشہ آپی کو ہو چکا تھا اور فریال اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی تھی. فیصل نے فریال کو گلے لگایا اور سوری بولا. عریشہ نے اریبہ کو گلے لگایا اور کہا

عریشہ: اب نہیں رونا میری جان، کبھی بھی نہیں رونا. خوش رہو. مجھے نومی پسند ہے.

جیسے ہی اریبہ نے یہ سنا تو وہ خوش ہو گئی. نومی بھی بہت خوش تھا لیکن اِس سے تو کسی نے پوچھا بھی نہیں کے بھائی اِس سر پھری سے شادی کرنی بھی ہے کے نہیں؟!

رات کے 3 بج چکے تھے اور سب لوگ بہت تھک چکے تھے. فریال نے اپنے گھر میں سب کی آرام کا انتظام کر رکھا تھا. سب لوگ 3 بجے تک سو گئے تھے لیکن نومی اور اریبہ جاگ رہے تھے. اریبہ کو یہ بات سوچ کر نیند نہیں آ رہی تھی کے اسکی شادی اب نومی سے ہو گی اور نومی یہ بات سوچ کر نہیں سو پا رہا تھا کے اریبہ اسکی دلہن بنیگی. اریبہ کی زندگی میں نومی کا اِس طرح آنا محسن کا یوں اسے نومی کی حوالے کر دینا یہ سب اک معجزہ تھا کیوں کے اِس سے پہلے اریبہ کا دوبارہ

اُرُدُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لوکو نکرس آل

اریبہ: نہیں آنٹی، ایسی کوئی بات نہیں ہے. میں کون ہوتی ہوں کسی کو معاف کرنے والی. آپ لوگ تسلی رکھیں. مجھے آپ سے کوئی شکوہ نہیں ہے.

محسن کے ابّا: بیٹا اگر رخصتی سے پہلے تم... اک بار محسن سے مل لو تو... اگر مناسب سمجھو تو.

عریشہ: نہیں انکل،...

نومی: ہاں میں کھڈ لے کے جاؤنگا اسے اس سے مل وانے

اریبہ نے حیراں ہو کر اپنے شوھر کی طرف دیکھا. اریبہ کی ذہن میں بہت سارے سوال تھے.

ابّا: بیٹا، اسکی حالت بہت خراب ہے. اسکا دماغ...

اریبہ: کیا ہوا اسے؟

ابّا: وہ اپنا دماغی توازن کھو بیٹھا ہے اور کبھی کبھی تمہیں پکارتا ہے. شاید وہ تم سے کچھ کہنا چاہتا ہے. جب ہم جاتے ہیں تو

عریشہ: ماشاء اللہ، بہت پیاری لگ رہی ہے. اچھا سنو وہ...

عریشہ نے اریبہ کے کان میں کچھ کہا. اریبہ سن کر تھوڑا پریشان ہو گئی.

اریبہ: آجائیں

محسن کے ماں باپ اریبہ سے ملنے آئے تھے.

اریبہ: اسلاامو الایکوم

محسن کے ابّا نے اریبہ کے سر پر ہاتھ پھیرا. محسن کی امی نے اسے گلے لگایا. انکی آنکھیں نم تھی.

امی: بیٹا، ہمیں معاف کر دو ہمیں اِس بات کا ذرا بھی اندازہ نہیں تھا کے محسن تمھارے ساتھ یہ سب کچھ کرتا رہا. بیٹا، تمہارا نکاح نومی کے ساتھ ہو چکا ہے اور کل تم اس کے ساتھ رخصت ہو جاؤ گی. اللہ تمہیں خوش رکھے بیٹا. بس ہمیں معاف کر دو.

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

نومی: تم کہیں یہ تو نہیں سوچ رہی کے بعد میں میں تم سے کچھ خاموش ہو جاتا ہے.

ایسا ویسا... اگر تم یہ سوچ رہی ہو تو تم دنیا کی سب سے بڑی

بیو قوف ہو. کیا مجھے نہیں پتہ کے اس نے تمہارے ساتھ کیا

کیا ہے؟؟ میری بات مان لو پلیز.

اریبہ نے جب یہ سنا تو اسے بہت دکھ ہوا.

نومی: ٹھیک ہے انکل ہم کل آئینگے محسن سے ملنے. میں بھی چاہتا ہوں کے یہ اک بار اس سے مل لے.

اگلے دن صبح نومی اور اریبہ محسن سے ملنے گئے. محسن کی آنکھوں کے نیچے ہلکے پڑے ہوئے تھے. وہ ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھا تھا اور کافی کے کپ کو بس دیکھ رہا تھا. اسکی آنکھوں میں بہت سوال تھے لیکن ان سوالوں کا جواب صرف اریبہ کے پاس تھے اسلئے وہ کبھی کبھی اریبہ کو پکارتا.

محسن کے پیرینٹس کے جانے کی بعد اریبہ نے نومی کے ساتھ خوب جھگڑا کیا. مگر نومی خاموشی اسکی ڈانٹ سنتا رہا. جب اریبہ تھک گئی تو نومی نے اسے کہا.

نومی: بول لیا؟ اب میں بولوں؟! تم اک بار جا کے بس اسے دیکھ آؤ اسے کچھ مت کہنا. تمہارا غصہ ٹھنڈا ہو جائیگا

اریبہ: میں نہیں جا رہی

نومی: کیوں؟

اریبہ: نومی... میں کیسے جاؤں؟!

اریبہ: محسن؟

محسن: تم آگئی؟!

اریبہ: کیسے ہو؟ کیا حالت بنالیے تم نے اپنی؟ جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ امی ابو اکیلے ہیں

محسن: میں نہیں ٹھیک ہونا چاہتا اریبہ

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

اریبہ نے وہ تحفہ کھولا. اس تحفے کے اندر سنگ مرمر کا تاج محل تھا. اریبہ کو وہ دن یاد آ گیا.

اریبہ: یہ دیکھیں محسن، کتنا پیارا سا تاج محل ہے. آج ہی لے کے آئی ہوں.

محسن: کیا ضرورت تھی اتنے پیسے خرچ کرنے کی؟؟؟؟؟

اریبہ: وہ، مجھے اچھا لگا...

محسن نے اریبہ کے ہاتھ سے لیکر وہ تاج محل پھینک دیا اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا. اور ویسا ہی تاج محل آج محسن نے اریبہ کو شادی میں تحفے کی صورت پیش کیا تھا.

محسن: تم سوچ رہی ہو کے میں تمہیں آج کے دن یہ کیوں دے رہا ہوں. اِس میں میری محبت شاید کبھی تمہیں ملے لیکن یہ میری طرف سے تم دونوں کی محبت کو اک دعا ہے. اسے سنبھال کے رکھنا.

نومی: تھینکس یار، بہت خوبصورت ہے.

اریبہ: مگر کیوں؟

محسن: میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے

اریبہ: ایسا کیوں بول رہے ہو؟ تم جلدی ٹھیک ہو جاؤ گے

محسن: نہیں، میں ٹھیک نہیں ہونا چاہتا میں... اوپر جانا چاہتا ہوں. میرا اب اِس دنیا میں کوئی کام نہیں.

نومی: محسن یار، ایسے باتیں نہ کر! دیکھ! میری بات سن!! اِس طرح کی باتیں کر کے تو اپنے ماں باپ کو دکھ دیگا. مرنا تو اک دن سبھی نے ہے لیکن کم سے کم آج کے دن تو یہ بات نہ کر! ابھی اریبہ میرے ساتھ رخصت نہیں ہوئی. اور اگر تو اسے ان لفظوں میں رخصت کرے گا تو...

محسن: اچھا، اریبہ میرے پس تمھارے لیے اک تحفہ ہے. تم اگر اسے قبول کرو تو

محسن نے وہ تحفہ اریبہ کی سامنے پیش کیا. اریبہ نے وہ تحفہ لینے سے پہلے نومی کی طرف دیکھا. اس نے حامی بھر دی اور

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لو کو نکرس آل

نومی: شام کو یہ والا بو تھارا لے کر میرے سامنے نہ انا

اریبہ کی آنکھیں نم تھی. محسن کے چہرے پر اک سکون

اریبہ: ہیں؟!... کیا؟؟ بھری مسکان.

نومی نے زور کا کہہ کہ لگایا. شام کو اریبہ کی برات آئی. سب محسن: میرے سے اک وعدہ تو کر یار

لوگ بہت خوش تھے اریبہ دلہن کے لباس میں بہت پیاری

لگ رہی تھی. رخصتی کے بعد عریشہ بہت روئی مگر اس سے نومی: میری جان بھی حاضر ہے

زیادہ افضل بھائی اداس تھے. کمرہ پھولون سے سجا ہوا تھا.

اریبہ جب اس کمرے میں داخل ہوئی تو یہ فیسلاح کرنا مشکل محسن: اریبہ کو بہت خوش رکھنا. میری طرح بالکل نہ کرنا اِس

تھا کے پھول زیادہ خوبصورت ہیں یا اریبہ کا رنگ روپ. نومی کی ساتھ. ورنہ...

جب اندر آیا تو وہ بھی اِس کشمکش میں مبتلا ہو گیا.

نومی: ڈونٹ وری.

نومی: لی دس؟ ہوں میں تینوں کیتتحیی لا بیان؟ اریبہ؟ نہیں

یہ تو پھول ہے؟ اُدھر؟؟ اریبہ، یہ بھی پھول ہے. کہاں چھپی یہ کہہ کر وہ دونوں وہاں سے روانہ ہو گئے. اریبہ خاموش تھی

ہوئی ہو؟!! اور محسن کے بارے میں سوچنے پر مجبور تھی.

اریبہ نے مصنوعی کھانسی کا موزا حیراح کیا. نومی: کیا سوچ رہی ہو؟

نومی: یہ آواز کہاں سے آئی ہے؟ یار کدھر ہو؟! اریبہ: کچھ نہیں...

اُرْدُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لوکو نکرس آل

لے جایا جارہا تھا اریبہ اس دن بہت روئی. وہ پھر بھی اسکا
شوہر تھا. وہ پھر بھی اس کے ساتھ محبت کا رشتہ قایم کرنا
چاہتی تھی. پھر بھی کسی زمانے میں اسکی زندگی کا حصہ تھا.
محسن کے چہرے پر بہت سکون تھا اور اک ہلکی مسکان بھی.
نومی نے جیسے فوراً اریبہ کو سنبھال لیا. اِس کہانی میری صرف
اریبہ نومی عریشہ کو ہی محبت کی طلب نہ تھی بلکہ اک محسن
بھی تھا جسے محبت کی طلب تھی. بھلا اک ظالم شخص کو محبت
کی طلب کیسے ہو سکتی ہے؟ کیوں کیا ظالم لوگ انسان نہیں
ہوتے؟ کیا ان کے سینے میں دِل نہیں دھڑکتی.
آخر کوئی انسان ظالم کیوں بنتا ہے؟ یہ ہمارا مائنڈ سیٹ ہے کے
ظالم شخص کو ہم ہمیشہ برا ہی سمجھتے رہتے ہیں اور اس سے کوئی
اچھائی کی امید نہیں رکھتے. ایسا ہی کچھ محسن کے ساتھ بھی ہوا
تھا. کوئی انسان اپنی مرضی سے ظالم نہیں بنتا اور
کیا ہوا ظلم اس کے سامنے ضرور آتا. محسن کی کہانی ادھوری
ہے اِس کہانی کو نہ سمجھا جائے تو بہتر ہے. بس صرف اتنا کہنا
چاہونگی جہاں پہ کوئی ایسا شخص آپکو دیکھیں وہاں اس کے
ساتھ جتنا ہو سکے پیار اور محبت کے ساتھ پیش آئے. اریبہ
محسن سے محبت کرنے میں اسلئے کامیاب نہیں ہو پائی تھی
کیوں وہ خود محبت کی ماری تھی. اور کیوں کے نومی اپنی خالہ
خالو کا بیٹا بن کر اس محبت کو حاصل کر چکا تھا اسلئے اریبہ کو

اریبہ: اف!!!

نومی: اوہ میں تمہیں اوپر ڈھونڈ رہا تھا ہے ہے، کیا حال ہے؟
موتی؟

اریبہ: کیا؟!!!

نومی: ہاں کیا حال ہے موتی؟؟

اریبہ: میں آپکو موتی نظر آتی ہوں؟؟

نومی: ابھی تو نہیں بعد میں تو ہو جاؤ گی، اچھا ہم اپنے کا کے کا
اک دن اسکا نام کیا رکھے؟ ثافی اللہ؟ میں بھی تمہیں نومان اعجاز کی طرح
ثافی اللہ کی ماں بلایا کرونگا. نہیں؟!(پاکستانی ڈرامہ سنگ مر
مر نومان اعجاز کے بول)

اریبہ شرم سے پانی پانی ہو گئی. محسن... مر چکا تھا. یاد ہے اس
نے کہا تھا کے اس کے پاس وقت بہت کم ہے. اریبہ کی شادی
کے فوراً بعد اسکی حالت بگڑتی گئی. وہ آخری دم تک اریبہ کو
پکارتا رہا اور اس سے معافی مانگتا رہا. جس دن اسے دافنانے

اُردُو کہانی محبت کی طلب

تحریر: لوکو نکرس آل

چاچو: ٹھیک ہیں تمہیں بہت یاد کرتی ہے

یہ سن کر اریبہ تھوڑی حیراں ہوگئی. چاچو خوشی خوشی اریبہ
اور نومی کو گھر لے گئی جیسے ہی وہ وہاں گئی تو اس نے دیکھا کے
گھر میں بہت سناٹا تھا. سب بچوں کی شادیا ہو چکی تھی. بہو بازار
گئی تھی اور بیٹا بیوی کے اشاروں پر ناچنے والا اک پوتلا ح بن
چکا تھا. اریبہ نے جب یہ سب دیکھا تو اسے بہت دکھ ہوا. چچی
نے اریبہ سے بہت معافی مانگی اور اریبہ نے اُنہیں معاف کر
دیا. دیکھیں، اک اور خدان جو محبت کی طلب میں تھا. چچی
چچا...

ہر انسان کو محبت کی طلب ہوتی ہے. کچھ لوگ محبت کو
خاموشی سے تلاش کرتے ہیں تو کچھ لوگ محبت کی ماش ہوں
ری کرتے رہتے ہیں. کس کے حصے میں کیا کیا آتا ہے یہ تو
وہی جانتا ہے.
انسان انسان سے محبت کرنے میں اکثر ہار جاتا ہے، وہ بھی
اِس زمانے میں. مگر خدا سے عشق کر کے وہ کبھی نہیں ہرتا.

لوکو نکرس آل

محبت کروانی میں کامیاب رہا. نومی اور اریبہ کی زندگی کافی
خوشگوار گزر رہی تھی. اریبہ نے نوکری چور دی تھی اور وہ
اپنے گھر کی ملکہ تھی. موسم بدلتے رہے لیکن ان دونوں کے
پیار میں ذرا بھی فرق نہ آیا. عریشہ آپی اپنی بہن کو یوں خوش
دیکھ کر بے حد خوش تھی. اریبہ نے اپنے دماغ سے کام لینا
شروع کر دیا تھا. اریبہ اب زندگی نام کی چیز جینے لگی تھی اور
اسکا شوہر اس سے بے حد محبت کرتا تھا. کچھ سالوں بعد جب
اریبہ پاکستان گئی تو اس نے سب سے پہلے اپنے ماں باپ کے
قابر پر جانا مناسب سمجھا. وہاں اس نے اپنے چچا کو دیکھا.

اریبہ: چاچو؟

چاچو؟ بیٹا؟ تم آگئی؟ کہاں چلی گئی تھی؟؟

اریبہ: چاچو یہ سوال آپ مجھ سے کر رہے ہیں؟ آپ ہی نے
تو بیجھا تھا مجھے آپی کے ساتھ.

چاچو: بیٹا مجھے معاف کر دو میں...

اریبہ: چچی کیسی ہیں؟